بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 46 — شمارہ/26

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal Registration No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 100روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20پونڈیا40ڈالر
امریکن۔بذریعہ
بحری ڈاک 10پونڈ
یا20ڈالرامریکن

20صفر 1418ہجری 26احسان 1376ہش 26جون 1997ء

اخبار احمدیہ

لندن ۱۳؍ جون (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔ فالحمد للہ۔

آج حضور انور نے مسجد فضل لندن میں خطبہ شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ میں بیرونی ممالک کے دورہ پر جارہا ہوں دورہ کی کامیابی اور سفر و حضر میں خیر و عافیت کیلئے دعائیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعتیں اپنے ہاں چھوٹی چھوٹی لائبریریاں قائم کریں جس میں آڈیو ویڈیو کے علاوہ ہومیو پیتھی کو بھی رواج دیں اور اس میں نو مبائین کو بھی شامل کریں۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس۔

دنیا بھر میں فوج در فوج احمدی ہونے والے افراد کیلئے مستقل طور پر تربیتی کلاسیں لگانے کی ہدایت

امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جرمنی کی مختصر رپورٹ

(ہمبرگ۔ جرمنی):۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے قریباً دو ہفتہ کے دورہ کے سلسلہ میں ۱۵؍ مئی کو ہمبرگ میں ورود فرما ہوئے۔ جرمنی میں قیام کے دوران حضور انور مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع سے خطابات کے علاوہ مجالس عرفان میں نوجوانوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں جرمنی کے مختلف شہروں میں اس موقعہ پر دعوت الی اللہ کی مجالس بھی منعقد کی جارہی ہیں، جن میں حضور ایدہ اللہ مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں کے سوالات کے جوابات ارشاد فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۵؍ مئی کی صبح Nun-speet (ہالینڈ) سے روانہ ہو کر سہ پہر ۴ بج کر ۲۳ منٹ پر ہمبرگ میں جماعت احمدیہ کے سینٹر بیت الرشید میں ورود فرما ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی جونہی بیت الرشید میں داخل ہوئی، ننھی منی بچیوں نے جرمن زبان میں استقبالیہ گیت گا کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے استقبال کے لئے بیت الرشید میں جمع کثیر احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا۔ ان احباب میں مربیان سلسلہ، مقامی مجلس عاملہ کے ممبران اور خصوصاً وہ کارکنان شامل تھے جو بیت الرشید کی تعمیر و مرمت کے سلسلہ میں غیر معمولی مثالی وقار عمل کرتے رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے موقعہ پر بیت الرشید ہمبرگ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ استقبالیہ بینرز اور رنگ برنگی جھنڈیاں اور صفائی کا شاندار معیار سارے ماحول کو نہایت درجہ بارونق بنائے ہوئے تھا۔ خدام اور دیگر کارکنان نہایت مستعدی سے اپنے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

مجلس سوال و جواب

شام چھ بجکر دس منٹ پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بیت الرشید کے بڑے حال میں تشریف لائے۔ جہاں مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے تین صد سے زائد مہمان حضور کے منتظر تھے۔ حضور کی تشریف آوری کے فوراً بعد مجلس سوال جواب کا

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

جرمنی میں اس صدی کے اختتام تک ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کا عظیم الشان منصوبہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی جانب سے ۵۰ ہزار مارک کا وعدہ پیش فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۳؍ مئی بمقام بادکروئزناخ جرمنی

بادکروئزناخ۔ جرمنی (۲۳؍ مئی): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بادکروئزناخ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اس خطبہ کے ساتھ ہی اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ حضور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیت نمبر ۱۵۹ (قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا..... الخ) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت میں توحید کا عالمی اعلان ہے۔ حضور نے فرمایا کہ توحید ہی ہے جو تمام عالم کے مسائل کو مٹا سکتی ہے اور رنگ و نسل اور جغرافیائی تفریق کو ختم کر سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس جگہ آنحضرت ﷺ کو امی بتا کر یہ سمجھایا گیا ہے کہ آپ نے کسی دوسرے سے تعلیم حاصل نہیں کی اور کسی قوم کی صفات نے آپ پر اثر نہیں کیا۔ آپؐ چونکہ اللہ سے محبت رکھتے تھے اور اللہ آپ سے محبت رکھتا تھا اس لئے آپ نے اللہ کے رنگ سیکھے اور اللہ نے آپ کو اپنے رنگ سکھائے۔ یہی وہ مرکزی نکتہ ہے جسے یاد رکھنا عالمی صفات پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ خدا کی صفات کا رشتہ نہ ہو تو کوئی رشتہ انسان کو دوسرے انسان کے ساتھ اکٹھا نہیں کر سکتا۔ اللہ کو اپنی ہر مخلوق سے تعلق ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت سیدہ مہر آپا نور اللہ مرقدھا کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین

قبل ازیں حضرت سیدہ مہر آپا حرم محترم حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وصال کی اطلاع احباب جماعت کو دی جاچکی ہے اب روزنامہ الفضل ربوہ کے ذریعہ مزید اطلاع ملی ہے کہ حضرت سیدہ مرحومہ کی نماز جنازہ وفات کے اگلے روز ۲۳؍ مئی کو صبح نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے مسجد مبارک ربوہ میں پڑھائی جس میں ربوہ اور بیرون ربوہ کے کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔

بعد ازاں حضرت سیدہ مرحومہ نور اللہ مرقدھا کا جسد مبارک جو سفید رنگ کے جستی تابوت میں رکھا گیا تھا بہشتی مقبرہ ربوہ لے جایا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے مستعد نوجوان گھیرا ڈالے تابوت کے ارد گرد چل رہے تھے۔ جملہ احباب خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امراء کرام۔ ناظر صاحبان۔ وکلاء تحریک جدید بھی جنازے کے ساتھ موجود تھے۔

بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں حضرت سیدہ ام وسیم حرم محترم حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی قبر کے پہلو میں حضرت سیدہ مرحومہ کی تدفین عمل مین آئی۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے ہی دعا کرائی جس میں چار دیواری کے احاطے کے باہر کھڑے ہزاروں احباب نے شمولیت کی۔

اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مہر آپا نور اللہ مرقدھا کی بلندی درجات فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔

جلسہ سالانہ برطانیہ

۲۵/۲۶/۲۷/جولائی

بروز جمعہ۔ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۵/۲۶/۲۷ جولائی بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں حضور انور کے عالمگیر خطبات کے علاوہ عالمی بیعت کا پروگرام بھی ٹیلی کاسٹ ہوگا۔

(ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بورڈ بدر قادیان

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کاش تم عبرت حاصل کرو!

قادیان میں ۳۰/۳۱ مئی اور یکم جون کو آریہ سماجیوں کی طرف سے لیکھرام کے قتل کے سو سال پورے ہونے پر ایک سہ روزہ جلسے کا اہتمام کیا گیا قادیان میں تو چونکہ آریہ سماجیوں کی آبادی صرف چند گھروں پر مشتمل ہے لہذا دور و نزدیک سے لوگوں کو اکٹھا کیا گیا اور آریہ سماجی سکولوں کے طلباء کو پابند کیا گیا کہ وہ جلسے کی رونق کو بڑھائیں۔

یہ بھی عجیب بات ہے کہ لیکھرام کی جائے پیدائش تو سید پور ہے اور قتل لاہور میں ہوا تھا اور اگر یہ ان شہروں میں اس سو سالہ جلسہ کو منعقد نہیں کر سکتے تھے تو ہندوستان میں قادیان سے کہیں بڑھ کر ان کے مراکز ہیں لیکن قادیان کو صرف اس لئے چنا گیا تاکہ اس کے نتیجہ میں اشتعال پیدا کر کے شہر کی فضا کو خراب کر سکیں اور پہلے سے ہی فسادات کے زخموں سے چور چور ہندوستان میں مزید فساد کے دروازے کھل جائیں۔ اس غرض کیلئے بڑے بڑے پوسٹر چھپوائے گئے جن میں فرضی تصویر کے ذریعہ ایک رومی ٹوپی پہنے ہوئے مسلمان شخص کو پنڈت موصوف کے پیٹ میں چھرا گھونپتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ پھر دوران تقریر ایک مقرر نے تو واضح طور پر کہا کہ لیکھرام کا قتل نعوذ باللہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایماء پر ہوا تھا اور یہ کہ اس کیلئے پہلے سے جھوٹی پیشگوئی گھڑی گئی تھی اور کہا کہ ہم لیکھرام کے خون کے ایک ایک قطرہ کا حساب لیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔

ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس سے قبل بدر کے ۱۳/ فروری ۲۰/ فروری ۲۷/ فروری اور ۶ مارچ ۹۷ء کے چار شماروں میں "صداقت اسلام کا چمکتا ہوا نشان" کے عنوان سے باقساط چار اداریوں میں یہ تمام حقیقت کھول چکے ہیں۔

ہم نے بتایا تھا کہ پنڈت لیکھرام سخت قسم کا زبان دراز انسان تھا جو کہ ہمارے دل و جان سے پیارے محبوب حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور قرآن مجید کو گالیاں نکالا کرتا تھا۔ اس نے یہاں تک حد کر دی تھی کہ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ دیگر انبیاء علیہم السلام اور ان کے مذہب کی مقدس کتابوں کو بھی جھوٹا اور جعلی کہا تھا چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

"آریہ ورت سے باہر جو بقول مسلمانوں کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر آئے ہیں اور توریت۔ زبور انجیل اور قرآن وغیرہ کتب لائے ہیں میں دلی یقین سے ان پستکوں کے مطالعہ کرنے سے اور سمجھنے سے ۔۔۔ بناوٹی اور جعلی اور اعلیٰ الہام سے بدنام کرنے والی تحریریں خیال کرتا ہوں۔" (خبط احمدیہ صفحہ ۸۴)

قرآن مجید کے متعلق لکھا۔

مرزا کیوں مبتلا ہے قرآن کا --- تجھ کو سودا ہوا ہے قرآن کا
تو اس پر گھمنڈ کرتا تھا --- دیکھ فوٹو کھچا ہے قرآن کا
مکر کرتا ہے فریب اور دغا --- خوب جعلی ہے خدا قرآن کا
خادع و ماکر مضل وہازل --- واہ کیا کبریا ہے قرآن کا

(تکذیب براہین احمدیہ جلد اول صفحہ ۷۳)

نبی معصوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق لیکھرام لکھتا ہے۔

☆...... "لوٹ مار کرنے میں سر آمد عرب"
☆...... "نفسانی خواہشوں کو عمل میں لانے کیلئے اور اپنے پر پردہ ڈالنے کیلئے خدا کے احکام بنانے والا"
☆...... "بیگانی عورت پر عاشق"
☆...... "بنی نوع انسان کا بدترین دشمن"
☆...... "رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ زحمۃ للعالمین" (خبط احمدیہ)
☆...... "بے نکاحی عورتوں سے جماع کرنے والا"
☆...... "قتل عام ظلم و جور کرنے والا" (تکذیب براہین احمدیہ)

مذکورہ مضامین میں تو ہم تفصیل سے لیکھرام کی گالیوں اور دشنام طرازیوں کا تذکرہ کر چکے ہیں اس موقع پر صرف نمونۃً لکھا گیا ہے حقیقت حال معلوم کرنے والے قارئین ہمارے مذکورہ اداریوں کا مطالعہ فرمائیں۔

لیکھرام کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب پہلے ۱۸۸۶ء میں منع فرماتے ہوئے عذاب سے ڈرایا تو اس پر اس نے صاف لکھا کہ آپ کی دھمکیوں سے کون ڈرتا ہے جو چاہے پیشگوئی میرے متعلق کر ڈالو۔ (کلیات آریہ مسافر)

جب لیکھرام نے اپنے متعلق خود انذاری پیشگوئی چاہی اور خدا کی غیرت کو للکارا تو اللہ تعالیٰ نے لیکھرام کے قتل سے چار سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا کہ۔

"آج جو ۲۰/ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں کی ہیں عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔"

چنانچہ ۱۸۸۶ء کے حساب سے دس برس قبل کی جانے والی پیشگوئی کے مطابق ۶/ مارچ ۱۸۹۷ء کو پنڈت لیکھرام بقول آریہ صاحبان اس کے پاس شدھ ہونے کیلئے آنے والے کسی نامعلوم شخص کے ہاتھوں قتل ہوا۔

اُس وقت بھی بعض آریہ صاحبان نے یہ سوال اُٹھایا تھا کہ چونکہ مرزا صاحب نے لیکھرام کے عذاب شدید میں مبتلا کئے جانے کی پیشگوئی کی تھی لہذا انہیں شک ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے کسی مرید کو بھجوا کر لیکھرام کو قتل کروایا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے اس وقت فرمایا تھا۔

"ایک اور بات سوچنے کے لائق ہے کہ یہ بدگمانی کہ ان کے کسی مرید نے مار دیا ہوگا یہ شیطانی خیال ہے ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ مریدوں کا مرشد کے ساتھ ایک نازک تعلق ہوتا ہے اور اعتقاد کی بناء تقویٰ اور طہارت اور نیکوکاری پر ہوتی ہے لوگ جو کسی کے مرید ہوتے ہیں وہ اسی نیت سے مرید ہوتے ہیں کہ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ شخص باخدا ہے اس کے دل میں کوئی اور فریب اور فساد کی بات نہیں۔ پس اگر وہ ایک ایسا بدکار اور لعنتی شخص ہے کہ کسی کی موت کی جھوٹی پیشگوئی اپنی طرف سے بناتا ہے اور پھر جب اس کی میعاد ختم ہونے پر ہوتی ہے تو کسی مرید کے آگے ہاتھ جوڑتا ہے کہ اب میری عزت رکھ لے اور اپنے گلے میں رسہ ڈال اور مجھے سچا کر کے دکھلا اب میں منصفوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا ایسے پلید لعنتی انسان کا یہ چال چلن دیکھ کر اور شیطانی منصوبہ سن کر کوئی مرید اسی طرح اس کا معتقد ہو سکتا ہے"۔

مزید فرمایا۔

"سو سوچنا چاہئے کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایسے لوگ اس بدمعاش شخص کے ساتھ وفا کر سکیں جس کا تمام کاروبار مکروں اور منصوبوں سے بھرا ہوا ہے اور لوگوں کو ناحق کے خون کرنے کیلئے مامور کرنا چاہتا ہے تا اس کا ناک نہ کٹے اور پیشگوئی پوری ہو کوئی انسان عموماً اپنے ایمان کو برباد کرنا نہیں چاہتا پھر اگر ایسی سازش میں بفرض محال کوئی مرید شریک ہو تو تمام مریدوں میں یہ بات کیونکر پوشیدہ رہ سکتی ہے اور ظاہر ہے کہ ہماری جماعت میں بڑے بڑے معزز داخل ہیں۔ بی اے اور ایم اے اور تحصیلدار اور ڈپٹی کلکٹر اور اکسٹرا اسسٹنٹ اور بڑے بڑے تاجر اور ایک جماعت علماء و فضلاء تو کیا یہ تمام لچوں اور بدمعاشوں کا گروہ ہے۔ ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں نہائت نیک چلن اور مہذب اور پرہیزگار لوگ ہیں۔ کہاں ہے کوئی ایسا پلید اور لعنتی ہمارا مرید جس کا یہ دعویٰ ہو کہ ہم نے اس کو لیکھرام کے قتل کے لئے مامور کیا تھا ہم ایسے مرشد کو اور ساتھ ہی ایسے مرید کو کتوں سے بدتر اور نہایت ناپاک زندگی والا خیال کرتے ہیں کہ جو اپنے گھر سے پیشگوئیاں بنا کر پھر اپنے ہاتھ سے اپنے مکر سے اپنے فریب سے ان کے پوری ہونے کیلئے کوشش کرے اور کروائے۔"

(اشتہار ۱۵/ مارچ ۱۸۹۷ء)

باوجود اس کے آریہ سماجیوں نے حکام کے ذریعہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گھر کی تلاشی لی چنانچہ ۸/ اپریل ۱۸۹۷ء کو ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس حضور کے گھر آئے اور تلاشی لی اس وقت تلاشی میں پہلے وہی کاغذات برآمد ہوئے جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور لیکھرام کی دستخطی تحریریں تھیں وہ عہد نامہ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو پڑھ کر سنایا گیا اور بعض عہدیداران پولیس نے جو صاحب بہادر کے ہمراہ آئے تھے بول اٹھے کہ جبکہ اپنے مطالبہ سے لیکھرام نے یہ پیشگوئی حاصل کی تھی تو پھر پیشگوئی کرنے والے پر شبہ کرنا بے محل ہے۔

اس خانہ تلاشی میں بھی حکام کے کچھ ہاتھ نہ لگا چنانچہ انہی دنوں عیسائیوں کی طرف سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر ڈاکٹر مارٹن کلارک کے جھوٹے قتل کا مقدمہ بنایا گیا اسی مقدمہ میں ایک آریہ وکیل پنڈت رام بھجدت نے بھی بطور وکیل عیسائیوں کی طرف سے مفت پیروی کی تاکہ شائد اس مقدمہ کے ذریعہ پنڈت لیکھرام کے قتل کا بھی سراغ مل جائے۔

(حیات احمد جلد چہارم صفحہ ۶۰۲ بحوالہ حیات طیبہ مولفہ عبدالقادر سابق سوداگرمل صفحہ ۲۳)

جب آریہ سماجی کسی بھی طرح شک کرنے اور شرارتیں کرنے سے باز نہ آئے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے سامنے ایک اور تجویز رکھی کہ ایسا شخص قسم کھاوے کہ آپ قتل کی سازش میں شریک ہیں یا آپ کے حکم سے قتل ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر ایسے شخص پر ہیبت ناک عذاب نازل فرمائے گا۔ اور وہ عذاب کسی انسان کے ہاتھوں نہیں ہوگا اور نہ انسان کے منصوبوں کا اس میں کچھ دخل ہوگا پس اگر ایسا شخص ایک برس تک آپ کی بددعا سے بچ گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں مجرم ٹھہروں گا اور اس سزا کے لائق جو ایک قاتل کیلئے ہونی چاہئے۔ آپ نے فرمایا۔

"اب اگر کوئی بہادر کلیجہ والا آریہ ہے جو اس طور سے تمام دنیا کو شبہات سے چھڑا دے تو اس طریق کو اختیار کرے۔ یہ طریق نہایت سادہ اور راستی کا فیصلہ ہے"۔

(اشتہار ۱۵/ مارچ ۱۸۹۷ء

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

استغفار گناہوں کے احتمالات سے بچنے کے لئے خدا کی مدد مانگنا ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۱۱ر اپریل ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۱ر شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

و هو الذى يقبل التوبة عن عباده و يعفوا عن السيأت و يعلم ما تفعلون-

و يستجيب الذين امنوا و عملوا الصٰلحٰت و يزيدهم من فضله و الكٰفرون لهم عذاب شديد-

(سورة الشورىٰ آيات ٢٦، ٢٧)

توبہ اور خالص عبادت کے مضمون کے سلسلے میں میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھا تھا جس کی ابھی چند سطور پڑھی تھیں کہ جمعہ کا وقت ختم ہو گیا اور اس سوال پر میں پہنچا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود اٹھایا کہ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا- یعنی اگر گناہ زہر ہی ہے جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے لکھ چکے ہیں کہ زہر ہے جس کا ایک تریاق بھی ہے- زہر گناہ ہے تو تریاق توبہ ہے- اگر سچی توبہ کی جائے تو جس طرح اچھا تریاق زہر کے ہر بد اثر کو مٹا دیتا ہے اور کالعدم کر دیتا ہے اسی طرح سچی توبہ گناہ کے ہر بد اثر کو کلیتہً مٹا ڈالتی ہے لیکن تریاق حقیقی اور صحیح ہونا چاہئے-

اس ضمن میں جب آپ نے زہر کی مثال دی تو ساتھ فرمایا "اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے-"- اب زہر کو کشتہ کرنے کا جو مضمون ہے اس کے نتیجے میں جو فائدہ پہنچتا ہے یہ وہ بنیادی مضمون ہے جس کو کھول کر بیان کرنے کی ضرورت ہے اور غور سے سمجھنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس سے نفس انسانی کی اصلاح کے بہت سے رستے کھلیں گے اور بڑی وضاحت کے ساتھ آپ کو معلوم ہو گا کہ ہم نے کس راہ پہ قدم رکھنا ہے- حکماء کا ایک طریق یہ ہے کہ زہر کو اتنا جلا دیتے ہیں اور ہر زہر کو جلانے کے الگ الگ طریقے مقرر ہیں، اتنا جلا دیتے ہیں کہ یہ بات قطعی اور یقینی ہو جائے کہ زہر اپنا بد اثر نہیں دکھا سکتا لیکن ایک دھمکی سی دیتا ہے، ڈراتا ہے کہ میں یہ کرنے والا ہوں اور اس ڈر کے نتیجے میں انسانی دفاع بیدار ہو جاتا ہے- اور جب انسانی دفاع بیدار ہوتا ہے تو نہ صرف یہ کہ اس زہر پر قابو پاتا ہے بلکہ اس زہر سے ملتی جلتی ہر قسم کی بیماریوں پر قابو پانے کی صلاحیت پا جاتا ہے اور یہ صلاحیت جو ہے پھر ہمیشہ اس کے مختلف مواقع پر کام آتی رہتی ہے- زہر جس کو تریاق بنایا گیا، جس کو کشتہ کیا گیا وہ تو وقتی طور پر دیا جاتا ہے اور پھر اپنا ایک اثر چھوڑ کر وہ اس مضمون سے الگ ہو جاتا ہے اس کی ضرورت ہمیشہ باقی نہیں رہتی مگر جو فائدہ پہنچا دیتا ہے وہ ہمیشہ باقی رہتا ہے- پس جو لوگ زہر کا تریاق کھاتے رہتے ہیں ان کے اندر زیادہ بڑے زہر کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بڑھتی چلی جاتی ہے، پس صلاحیت کا مطلب ہے اس کا اثر نہیں ہونے دیتے یعنی بد زہر اپنا اثر دکھانے میں ناکام رہتا ہے- یہ وہ لطیف اور باریک مضمون ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ایک فقرے میں بیان فرمایا "مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے"-

اب سوال یہ ہے کہ گناہ سے تریاق کا فائدہ اٹھانا کیسے ممکن ہے- سوائے اس کے ممکن نہیں کہ گناہ کو اتنا پیسا جائے اور اس کی ایسی مخالفت کی جائے کہ اس کو اپنے نفس پر غلبے سے معذور کر دیا جائے- اس کو اہل ہی نہ رہنے دیا جائے کہ وہ آپ کے نفس پر غلبہ پا سکے- وہ تریاق ہے جو آپ کے کام آئے گا اور آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں کو بڑھائے گا اور یہی سچی توبہ کا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس ایک فقرے میں بیان فرمادیا-

پھر فرماتے ہیں "اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا"- اب یہ دوسری دلیل ہے اور یہ بھی بہت توجہ سے سننے کے لائق اور سمجھنے کے لئے غور کی ضرورت ہے-

فرماتے ہیں "اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا" یعنی گناہ محض اس لئے نہیں ہے کہ تم اس کو کشتہ کرتے چلے جاؤ اور اس سے فائدہ اٹھاؤ- اگر گناہ ہوتا ہی نہ تو پھر کشتہ کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی- تو اس کا یہ دوسرا پہلو جو ہے اس کا جواب آپ نے دیا ہے جو بہت باریک ہے اسے غور سے سمجھنا چاہئے- فرماتے ہیں اگر گناہ کا زہر نہ ہوتا تو رعونت کا زہر ضرور ہوتا اس لئے مفر ہی نہیں ہے تو رعونت سے بچانے کے لئے گناہ ضروری ہے- اب اس عبارت کو اگر سرسری نظر سے آپ پڑھیں گے تو اس کے نتیجے میں بہت سے ایسے اعتراض اٹھ سکتے ہیں جو ناقابل حل ہوں گے-

اگر معصومیت تکبر پیدا کرتی ہے تو فرشتوں میں تکبر کیوں پیدا نہ ہوا- انسان سے پہلے تو فرشتے تھے اور وہ معصوم تھے- **تکبر کا سب سے پہلا الحاق شیطان سے ہوا ہے جس کو قرآن نے کھول کر بیان فرمایا کہ وہ فرشتہ نہیں تھا وہ ایک ایسی مخلوق تھی جس میں بغاوت کا مادہ موجود تھا، جو گناہ کی جڑ ہے جس سے باقی سب گناہ پھوٹتے ہیں-**
تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اگر گناہ نہ ہو تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا"- فرشتہ تو انسان ہے نہیں اس کے اندر معصومیت ان معنوں میں نہیں کہ وہ گناہ کر ہی نہیں سکتا- پس اگر گناہ کا وجود نہ ہوتا اور گناہ کی صلاحیت انسان میں موجود ہوتی تو پھر تکبر پیدا ہوتا-

پس شیطان نے جو پہلا گناہ کیا ہے وہ اس صلاحیت کی وجہ سے کیا ہے اور اس صلاحیت کا غلط استعمال ہوا- اگر اس کا صحیح استعمال ہوتا تو شیطان بہت معزز ہو جاتا- جس طرح انسان فرشتوں سے بھی آگے بڑھ گیا اسی اصول کے تابع شیطان بھی خدا سے جزا پاتا کیونکہ گناہ کی صلاحیت موجود تھی اس سے باز رہنا اور اس پر غلبہ پانا یہ اس کو نصیب نہیں ہو سکا اور وہ اندھا دھند اس کا شکار ہو گیا- تو گناہ کا فلسفہ جو ہے وہ بہت باریک فلسفہ ہے اور اگر اسے نہ سمجھیں تو بہت سی عبارتیں ہیں جن سے انسان فائدے کی بجائے نقصان بھی اٹھا سکتا ہے-

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں گویا کہ حدیث ہے جس کا تفصیلی حوالہ تو نہیں مگر مضمون رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی منسوب ہوا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ مخلوق میں یہ دیکھتا کہ اس میں کوئی گناہ باقی نہیں رہا تو اس مخلوق کو مٹا دیتا اور ایک اور مخلوق پیدا کرتا جو گناہ کرتی اور پھر گناہ اور توبہ کا سلسلہ از سرِ نو شروع ہو جاتا- اب یہ جو سوال ہے یہ بہت ہی عجیب سا ہے اور بہت الجھنیں پیدا کرنے والا دکھائی دیتا ہے مگر جو بات میں اب بیان کر چکا ہوں اگر اس کی طرف واپس لوٹیں تو اس سوال کی بالکل صاف سمجھ آجاتی ہے کہ جواب کیا ہے- فرشتے بھی تو وہی تھے جو گناہ نہیں کرتے تھے اور گناہ نہ کرنے کی وجہ ان کی گناہ کرنے کی صلاحیت کا فقدان تھا- پس اگر انسان میں بھی ایسی حالت ہوتی کہ گویا وہ صلاحیت سے محروم ہو جاتا اور ہر طرف نیکی ہی نیکی دکھائی دیتی تو انسان اپنے پیدائش کے مقصد کو کھو دیتا اور اس کی پیدائش کا مقصد جو مسلسل

ترقی دینا ہے وہ اسے حاصل نہ رہتا اس لئے اس کو مٹایا جاتا ورنہ گناہ دیکھنے کا شوق تو نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو۔ اور محض یہ سمجھ لینا کہ بخشش کے اظہار کی خاطر وہ گناہ کرواتا ہے یہ درست نہیں ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر بخشش کا وہ معنی درست نہیں جو عرف عام میں سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی چھیڑا ہے اور بخشش کا صحیح معنی بیان فرمایا جس کے نتیجے میں یہ اعتراض اٹھ جاتا ہے۔

تو یہ خلاصہ کلام ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس عبارت کا جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔ یعنی عبارت مختصر لیکن اس کی مختصر تفصیل میں نے آپ کے سامنے کھولی ہے۔ فرماتے ہیں "اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا۔ رعونت کا زہر گناہ کی صلاحیت کی بناء پر پیدا ہوتا ہے نہ کہ اس کے بغیر"۔ اگر فرشتوں میں گناہ نہیں تھا اس کے باوجود رعونت نہیں ہوئی اس لئے کہ گناہ کی صلاحیت نہیں تھی۔ پس فرمایا انسان کو فطرتاً ایسا بنایا گیا ہے کہ اس میں گناہ کی صلاحیت رکھ دی گئی ہے۔ پھر اگر وہ گناہ نہ کرتا اور کلیتہً پاک ہوتا تو اس میں رعونت کا زہر بڑھ جاتا۔ اب ایک مقام ایسا ہے جس کی طرف انسان کی نظر پھرتی ہے اور وہ مقام مصطفیٰ ہے ﷺ اور درجہ بدرجہ دیگر انبیاء کا بھی یہ مقام ہے لیکن ان میں فرق ہے آپس میں۔ لیکن بنیادی طور پر انبیاء کی معصومیت ان کو دوسروں سے الگ کرتی ہے تو پھر ان میں تکبر کیوں پیدا نہیں ہوتا؟

اگر گناہ کی صلاحیت کے باوجود گناہ نہ کرنے کے نتیجے میں تکبر پیدا ہوتا تھا اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے گناہ کے امکانات کو کھلا رکھا، احتمالات کو کھلا رکھا تا کہ انسان اس سے بچے اور ترقی کرے، اگر ترقی کرے اور معصوم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں تو کلّی معصومیت جو ہے وہ پھر کبر پیدا کر دیتی ہے تو پھر انبیاء میں کیوں نہ ہوا، وہ کیوں تکبر سے بچ گئے۔ یہاں استغفار ہے جو اپنا عمل دکھاتا ہے جس کی صحیح تفسیر سمجھنے کے نتیجے میں پھر یہ سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سب سے زیادہ استغفار کرتے تھے اور یہی بات ہے جس پر آپ نے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، اس عبارت کو اپنے درجہ کمال تک پہنچا دیا، فرمایا "جب نبی معصوم ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے"۔

اب معصومیت کو تکبر سے بچانے کے لئے استغفار لازم ہے اور استغفار گناہوں کے احتمالات سے بچنے کے لئے خدا کی مدد مانگنا ہے۔ پس معصومیت وہ تکبر بنتی ہے جس میں انسان اپنے وجود پر انحصار کرتے ہوئے اپنی نیکیوں کی وجہ سے گناہوں سے بچنے کا وہم دل میں لاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دیکھو میں نے تو مقابلہ کیا میں تو فلاں ابتلاء میں پڑا اور صاف سلامت نکل آیا، یہ وہ تکبر ہے جس کے نتیجے میں گناہ نہ ہو تو ہلاکت کا موجب بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہلاکت کا موجب بن جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کو اگر لطیف نظر سے نہ دیکھا جائے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوئی اور بار بار پڑھ کر ان میں غور کر کے ان کی حقیقت کو نہ پایا جائے تو کئی سوال جو حل ہوتے ہیں اپنے ساتھ اور سوال اٹھا دیتے ہیں جو ناقابل حل دکھائی دیتے ہیں۔

پس معصومیت فی الحقیقت معصومیت اسی حد تک ہے جس حد تک استغفار کے سہارے قائم ہے جس حد تک انکسار اپنے ساتھ رکھتی ہے۔ جہاں معصومیت میں بڑائی کا پہلو آ جائے اور اپنی خود پرستی کا مضمون داخل ہو جائے وہیں وہ معصومیت عظیم گناہ بن جاتی ہے بلکہ عام گناہوں سے بڑھ کر گناہ۔ یہ تو وہ موازنہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا کہ گناہ نہ ہوتا تو تکبر ہوتا۔ وہ چونکہ چند لفظوں میں بیان فرمایا ہے اس لئے پڑھنے والے کو سمجھ نہیں آتی بسا اوقات۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو میری تحریرات کو تین دفعہ نہیں پڑھتا غور سے، وہ متکبر ہے۔ اب اس کو بھی لوگ صحیح نہیں سمجھ سکے۔ ساری تحریرات کو لازماً تین دفعہ پڑھنا ہرگز مراد نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ میری تحریرات میں گہرے مضامین ہیں اگر انسان ایک نظر ڈال کر یہ سمجھ بیٹھے کہ اب مجھے حاجت نہیں رہی وہ تکبر ہے۔ لیکن بسا اوقات تین دفعہ پڑھ کر چھوڑ دینا بھی تکبر بن جاتا ہے کیونکہ بعض تحریریں ایسی ہیں جن کو بہت گہرے غور سے دیکھنا پڑتا ہے اور اس یقین کے ساتھ دیکھنا پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اگر تضاد نہیں ہے تو جو تضاد دکھائی دیتا ہے وہ دور ہونا چاہئے اور تضاد زبردستی دور نہیں ہوا کرتا، جھوٹ سے تضاد کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ آنکھیں بند کر کے خطرے کو ٹالا نہیں جا سکتا اس لئے سچائی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں ڈوبیں اور اس سے قطع نظر کہ آپ پر حل ہوئی ہیں کہ نہیں سچائی کا دامن نہ چھوڑیں۔ جب سچائی کے ساتھ، اس کی روشنی کے ساتھ آپ تلاش کریں گے تو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات ہی میں ان کے جوابات بھی مل جائیں گے۔ اور اگر زبردستی یا اس خطرے کے پیش نظر کہ کہیں میری گستاخی نہ ہو گئی ہو اپنے وہم، اپنے خیال، اپنے سوال پر پردہ ڈالنے کی کوشش کریں گے تو یہ استغفار نہیں ہے یہ اندھیرا ہے اور گناہ کا اندھیرا ہے۔ پس اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں جہاں عظیم مضامین بیان ہوئے ہیں وہاں ساتھ ساتھ خطرات بھی لاحق ہیں اور ان خطرات سے بچ کر قدم رکھنا یہ سب سے اہم بات ہے اور اسی کے نتیجے میں اعلیٰ ترقیات نصیب ہوتی ہیں۔

اب ایک سوال اور اٹھتا ہے کہ گناہ کو پیدا کر کے ما حصل کیا ہے اس کا۔ اگر گناہ سے بچ جانا تکبر ہے، جیسا کہ میں نے بیان کیا یہ تکبر نہیں ہے، گناہ سے اللہ کے سہارے بچنا اور اپنے اوپر انحصار نہ کرنا، خدا کی رحمت پر انحصار کرنا گناہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے اس فائدے کی طرف توجہ دلاتا ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تریاق کے مضمون میں بیان فرمایا ہے۔ جب انسان گناہ کی حقیقت سے واقف ہو جائے اور گناہ کے مادے کو اتنا پیس ڈالے کہ لازماً وہ اپنے بداثر سے انسان کو مجروح نہ کر سکے کلیتہً اس کے نقصان کی صفات مٹ چکی ہوں اس صورت میں انسان کے اندر ترقی کی راہیں کھلتی ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی راہیں کھلتی ہیں، اگر اس کا تریاق بنانا اللہ کے فضل اور اس کے سہارے اور اس کی دعاؤں کے نتیجے میں ہو ورنہ نہیں کھلیں گی۔

اگر انسان یہ کہے کہ میں نے اپنے گناہ کو پیس ڈالا ہے تو اس کو ترقی کی کون سی راہ نصیب ہو گی وہ تو بالآخر شیطان بن کر اپنی عمر ضائع کرے گا۔ لیکن اگر گناہ پر غلبہ ہمیشہ ذہن میں یہ خیال ڈالے کہ میرے خدا نے توفیق دی، قدم قدم، لمحہ لمحہ اس کے سہارے میں گناہ سے بچا ہوں تو یہ وہ نبی معصوم والی کیفیت ہے ستر بار استغفار والی۔ **آنحضرت ﷺ کا جو مسلسل استغفار تھا اس استغفار کے ذریعے آپؐ بلندیوں میں سفر کرتے رہے اور وہ بلندیوں کا سفر ہمیشہ جاری رہا۔ وہ اتنا عظیم بلندیوں کا سفر تھا کہ خاک ثریا سے بھی آگے نکل گئی** اور جہاں سب سے اعلیٰ مخلوق فرشتوں کی پر مارنے کی طاقت نہیں تھی وہاں آنحضرت ﷺ کو خدا تعالیٰ نے رسائی بخشی اور اپنا وہ عرفان عطا کیا جو جبرائیل کو بھی نہیں تھا جو وحی لاتا ہے اور یہ سارا عرفان گناہ کے رد عمل میں اس کے خوف سے، اس سے بچنے کی کوشش سے استغفار کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔

پس لمحہ لمحہ پھونک پھونک کر قدم رکھنا اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنا یہ وہ ترقی کی راہیں ہیں جو گناہ سے پھوٹتی ہیں۔ **پس گناہ کا وجود اس کے کرنے کے لئے ضروری نہیں، اس سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔** جب اللہ فرماتا ہے میں گناہ کو پیدا کرتا تو اس لئے نہیں کہ گناہ میں لوگ ملوث ہوں، اس لئے کہ گناہ سے بچنے کی کوشش انسان کو لامتناہی ترقیات عطا فرما دے۔ اب اس فلسفے کو

ارشاد نبوی
الدین النصیحة
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
(منجانب)
رکن جماعت احمدیہ بمبئی

طالبان دعا:۔
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 مینگو لین کلکتہ 700001
دکان۔ 248-5222,248-1652
رہائش۔ 243-0794، 27-0471

A.S. BINNING
Import - Export, Textil - Großhandel
Inh.: Avtar Singh Binning
Lager
Frankenstraße 10 - 20097 Hamburg
(S-Bahn Hammerbrook)
Telefon 040 / 236 95 79 + 23 38 39
Fax 040 / 236 95 80 Tel. privat 040 / 299 53 34

BODY GROW GYM
SANTOSH NAGAR
ARROW GYM
CHANDRAN GUTTA

تندرستی ہزار نعمت
چیف کوچ محمد عبد السلیم نیشنل باڈی بلڈر انڈیا۔ حیدر آباد
وزن کم کرنے۔ بڑھانے۔ موٹاپا دور کرنے کے سلسلہ میں کی جانے والی تمام ایکسر سائز اور خوراک۔ باڈی بلڈنگ کر رہے احباب شیڈول کیلئے باڈی ویٹ ساتھ لکھیں۔ مستورات سلم باڈی کیلئے معلومات حاصل کریں۔ باڈی ویٹ بڑھانے یا کم کرنے کیلئے BODY GROW پاؤڈر دستیاب ہے۔ مکمل معلومات کیلئے اس پتہ پر رابطہ قائم
M. A. SALEEM (BODY BUILDER)
18-1-350/6/A, GULSHAN - E - IQBAL COLONY
KASHAVGIRI POST CHADRAYAN GUTTA HYDERABAD, INDIA
Ph. 040-219036, Pager 040-9612/14619, Fax-040- 239408

مزید سمجھنے کے لئے بیماری اور شفا کا مضمون ہے جو آپ پیش نظر رکھ سکتے ہیں- بیماری خدا نے پیدا ہی کیوں کی جیسا کہ گناہ کے متعلق سوال اٹھتا ہے گناہ پیدا ہی کیوں کیا- اگر بیماری پیدا ہی نہ ہوتی تو شفا کے لئے انسان کی کوشش کرنا اور اس کے بدن کا ارتقاء جو بیماریوں سے دوری کا سفر ہے یہ ممکن ہی نہیں تھا-

وہ زندگی کی شکل جو آغاز میں ایک ادنیٰ، معمولی، ذلیل سے کیڑے کی حیثیت رکھتی ہے وہ مصیبتوں اور بیماریوں کی وجہ سے ترقی کی ہے- اب آنکھ کی روشنی کیوں نصیب ہوئی- آنکھ کی روشنی کا نہ ہونا ایک بیماری ہے جس کے نتیجے میں انسان دکھ میں مبتلا ہوتا ہے- سو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ٹکریں مارتا ہے، اپنی غذا کا پتہ نہیں کہاں پڑی ہوئی ہے، زہر پہ مونہہ مارلے گا، غلط جگھوں پہ قدم رکھے گا- غرضیکہ بصارت حقیقت میں ایک شفا ہے اور اس کا فقدان بیماری ہے- لیکن یہ بصارت بیماری کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے کیونکہ زندگی نے جب آنکھ کے بغیر سفر شروع کیا ہے تو لاکھوں، کروڑوں، اربوں ٹھوکریں کھائی ہیں اور ہر ٹھوکر کے نتیجے میں ایک شعور بیدار ہوا ہے، ایک ٹھوکر کے مقام کو پہچاننے کی صلاحیت پیدا ہوئی ہے وہ صلاحیت کروڑہا سال میں ترقی کرتے کرتے اچانک آنکھ کی شکل میں رونما ہوئی- اور یہ ایک ایسا سفر تھا جس کو خدا تعالیٰ نے باقاعدہ آرگنائز کیا ہے مگر تکلیف کا ازالہ کرنا صرف تکلیف سے بچنے کی صورت نہ بنی بلکہ ایک ایسی چیز عطا ہو گئی جو اس کی لامتناہی ترقیات کا ایک ذریعہ بن گئی-

اگر نظر کو انسانی زندگی سے آپ نکال لیں تو انسانی علمی ترقی کروڑوں سال پیچھے کی طرف لوٹ جائے گی یعنی انسان بننے سے پہلے کی حالتوں سے بھی پیچھے چلی جائے گی- اگر سماعت کو انسانی زندگی سے نکال لیں تو انسانی زندگی ادنیٰ حالتوں کی طرف لوٹ جائے گی مگر محض سماعت مقصود نہیں تھا- جب ایک انسان نے نہ سننے کی وجہ سے تکلیفیں اٹھائیں تو اس کا نہ سننا ایک بیماری بن گیا- اس بیماری سے شفا کے لئے اس کو جو جدو جہد کرنی پڑی ہے یہ ہے وہ تریاق جو بن رہا ہے اور وہ تریاق بالآخر سماعت کی صورت میں ظاہر ہوا ہے اور سننے کی قوت نے انسان کو پھر وہ کچھ عطا کیا ہے کہ جو محض ابتدائی مصیبتوں سے بچنے تک اس کے کام نہیں آیا اس کو بہت آگے بڑھا کے لے گیا ہے- اگر یہیں تک بات رہتی تو پھر بھی ہم کہہ سکتے تھے کہ فائدہ کیا ہوا اس مصیبت میں ڈالنے کا، پہلے ہی سماعت عطا کر دیتا، پہلے ہی وہ سننے کی طاقت عطا کر دیتا مگر وہ جو درجہ بدرجہ ترقی کی روح ہے وہ پہلے سے عطا ہوئی سننے کی طاقت اور دیکھنے کی طاقت سے نصیب نہیں ہو سکتی تھی-

ایک حرکت میں آیا ہے انسان یا زندگی ایک حرکت میں آئی ہے وہ بیماری کا گناہ، لاعلمی کا گناہ، جہالت کا گناہ، یہ وہ گناہ ہیں جن سے بچنے کے لئے اس نے جو جدو جہد کی ہے اس میں جس طرح گولی بندوق کی لمبی نالی میں زیادہ دیر تک سیدھا چلتی ہے ایک ارب سال کی مسافت نے اس کی ترقی کی راہ کو سیدھا کیا اور ایسی قوت بخشی ہے کہ یہاں پہنچ کر وہ خدا کی طرف اڑان کی تمنا لے کر اس کی طرف اڑنے کی صلاحیت حاصل کر گیا ورنہ نہ یہ تمنا پیدا ہوتی نہ یہ صلاحیت پیدا ہو سکتی تھی- تو ایسا وجود جو اندھا ہو، بہرہ ہو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو غور کیوں نہیں کرتے کہ اچانک یہ کیا ہوا کہ سمیعاً بصیراً بن گیا، وہ سننے والا بھی ہو گیا اور دیکھنے والا بھی ہو گیا- اس میں کیا سبق ہے؟ یہی سبق ہے کہ یہ ان کمزوریوں سے نجات جس محنت کے نتیجے میں اس کو حاصل ہوئی ہے اسی محنت کے نتیجے میں پھر اور آگے بڑھا ہے اور خدا تعالیٰ تک پہنچنے کی توجہ پیدا ہوئی اور صلاحیت نصیب ہوئی- پس اس مضمون کی روشنی میں جب آپ استغفار اور توبہ کو دیکھتے ہیں تو یہ ساری تکلیفیں، یہ ساری مشکلات جو اس راہ میں ہیں ان کا جواز دکھائی دینے لگتا ہے- اور پھر اس آیت کریمہ کی زیادہ سمجھ آتی ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یایها الانسان انك كادح الى ربك كدحاً فملقيه" اے انسان تجھے خدا تک جانے کے لئے بڑی محنت کرنی پڑی ہے اور بڑی محنت کر رہا ہے اور یہ محنت اس بات کی ضامن ہے "فملقيه" کہ تو اس رب کو ضرور ملے گا-

پس لقاء باری تعالیٰ کا انعام ہے جو آخری صورت میں گناہ کے رد عمل کے طور پر عطا ہونا شروع ہوتا ہے اور جب یہ مضمون رد عمل کا آگے بڑھتا ہے تو پھر محض گناہ سے بچنے کا مقصد اپنی ذات میں مقصد نہیں رہتا بلکہ اس ذات سے تعلق مقصد بن جاتا ہے جس کے سہارے انسان گناہ سے بچتا ہے- شعور بیدار ہوتا دیکھتا ہے او ہو اصل تو یہ ہے تو نیچے جھانک کر اگر پہاڑ پر سفر کرتے ہوئے آپ کھڈ سے بچنے کے لئے ایک احتیاط کرتے ہیں یا دل میں خوف پیدا ہوتا ہے میں گر نہ جاؤں تو محض وہ خوف اپنی ذات میں مقصود نہیں ہے- اس خوف سے بچ کر آگے بڑھنے کی جو تمنا پیدا ہوتی ہے، مزید بلندیاں حاصل کرنے کی تمنا پیدا ہوتی ہے وہ مقصود بالذات ہے- پس گرنے کا خوف دراصل وہ گناہ ہے جس کو پیدا کرنا انسان کی ترقیات کے لئے لازم تھا، گر جانا مقصود نہیں تھا-

پس لوگ جو یہ خیال کر لیتے ہیں کہ گناہ کی خاطر جب گناہ کی اتنی اہمیت ہے تو چلو گرتے ہیں پھر- ان کو یہ نہیں پتہ کہ بعض دفعہ گریں گے تو پھر اٹھنے کے قابل بھی نہیں رہیں گے- ہاں ٹھوکریں کھانا، وہ گرنا نہیں ہے، یہ بے اختیاری کے قصے بھی ہیں اور ان باتوں میں اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتا ہے اور وعدہ فرماتا ہے کہ تم بچو اور توبہ کرو تو یہ ٹھوکریں ہیں رستے کی- اور روزمرہ کی جو طبعی بے اختیاریاں ہیں جن کے نتیجے میں تمہیں کچھ نہ کچھ گناہ میں ملوث ہونا ہی پڑتا ہے اس کا میں وعدہ کرتا ہوں، پھر اس سے میں صرف نظر فرماؤں گا یعنی ان کے نقصانات سے تمہیں بچا لوں گا- پس یہ وہ مضمون ہے جو اس آیت کریمہ میں بیان ہوا جس کی تلاوت میں نے آپ کے سامنے کی- "و هو الذى يقبل التوبة عن عباده و يعفوا عن السيات"- اب اس کا یہ ترجمہ عموماً رائج ہے اور بعض پہلوؤں سے اسے درست قرار دیا جا سکتا ہے مگر میرے نزدیک دراصل یہ ترجمہ یہاں درست نہیں ہے- اگر اس Context میں، یعنی ان معنوں میں درست نہیں جن معنوں میں میں بات بیان کر رہا ہوں اگر اس مضمون سے اس آیت کا مطالعہ کریں تو پھر وہ ترجمہ ناکافی ہو گا کچھ اور ترجمہ چاہئے ایسا ترجمہ جو عربی کے لحاظ سے بالکل درست ہو لیکن اس مضمون کا حق ادا کرنے والا ہو جو گناہوں سے بچنے کے نتیجے میں لامتناہی، ہمیشہ کی ترقیات کا مضمون ہے اور وہ بنے گا پھر "هو الذى يقبل التوبة" وہ توبہ کو قبول کر لیتا ہے "عن عباده" اپنے سچے بندوں سے جو اس کے عبد بن جاتے ہیں-

جب توبہ قبول کر لی تو پھر "يعفوا عن السيات" کا بعد میں جو وعدہ ہے اس کے پھر کیا معنے ہوئے- اس لئے "يعفوا عن السيات" سے مراد یہ نہیں ہے کہ ان کے گناہ بخش دیتا ہے کیونکہ بخشش کے لئے عربی میں "غفران" کا لفظ ہے- "عفا" کا معنی نظر انداز کر دینا، گویا وہ نہیں ہیں- اور جب خدا تعالیٰ کسی چیز کو نظر انداز کر دیتا ہے تو اس میں اس کے مٹانے کا مضمون ہے- اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وہ پھر تمہاری "سيات" کو دور فرمائے گا- لیکن توبہ تم کرو مغفرت حاصل کر لو گناہوں سے پھر گناہوں میں لوٹو نہیں- جو چھوٹی موٹی بیماریاں، چھوٹے موٹے قصور باقی رہ جائیں گے ان میں پھر تمہیں اپنے آپ کو ہلکان کرنے کی ضرورت نہیں- اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ "يعفوا عن السيات" کہ وہ چھوٹی چھوٹی بیماریوں سے یا روزمرہ کی لغزشوں سے تمہیں ان معنوں میں بچالے گا کہ جب خدا عفو فرمائے گا تو اس کا قانون بھی عفو فرمائے گا-

اب بندے کے عفو میں اور خدا کے عفو میں بہت بڑا فرق ہے ایک انسان جب کسی بچے کی کمزوریوں کو نظر انداز کرتا ہے تو وہ نظر اندازی لازم نہیں کہ اس کی اصلاح پر منتج ہو- کوئی نظر اندازی اس کی بیماریوں کو مستقل کرنے کا موجب بھی بن سکتی ہے اور اس کے بد اثرات سے اس کو بچا نہیں سکتی- اس لئے کمزوریوں کو نظر انداز کرنا بھی حکمت کو چاہتا ہے اور **حکمت بالغہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنے بچوں کی کمزوریوں پر اس حد تک صرف نظر کا سلوک فرمائے جس حد تک وہ صرف نظر ان کو مٹانے کا موجب بنے** کیونکہ عفو میں مٹانے کا مضمون ہے- "عفت الديار محلها و

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES

AMBASSADOR & MARUTI

P, 48 PRINCEP STREET

CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts,
Ladies & Gents Bag, Jachets Wallets etc.
19A, Jawahar Lal Nehru Road
Calcutta- 700081 ☎ 2457153

لولاك لما خلقتُ الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمد ﷺ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا۔ نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

منجانب۔ محتاجِ دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔ ☎ 649-04524

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

"مقامها" اس میں مٹ جانا اور بے نام و نشان رہ جانا یہ مضمون ہے۔

جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عفو کا سلوک فرمائے گا "سیآت" سے تو اس طرح کا عفو کا سلوک نہیں جو جاہل مائیں اپنے بچوں کی غلطیوں سے کرتی ہیں تو وہ ان غلطیوں میں اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جب خدا عفو کرتا ہے تو غلطیاں مٹ جایا کرتی ہیں۔ اور انسانوں میں بھی یہ بات مشاہدے میں آئی ہے بار ہا تربیت میں ہم نے دیکھا ہے کہ اگر بچہ شریف النفس ہو اس میں توجہ ہو اصلاح کی جو توبہ سے پیدا ہوتی ہے تو توبہ کے بعد عفو کا مضمون ہے اصل میں۔ پھر آپ اگر اس سے عفو کا سلوک کریں تو اس کی توبہ کی حوصلہ افزائی ہوگی، اسے مزید طاقت ملے گی کہ وہ اپنی اصلاح کے راستے میں اور آگے قدم بڑھائے۔ اور وہ جو تائب نہیں ہے اس کے ساتھ جتنا عفو کا سلوک کریں گے اتنا ہی اس پر ظلم کر رہے ہوں گے اور اتنا ہی اس کی بیماریاں زیادہ جڑ پکڑ جائیں گی، اتنا ہی وہ زیادہ بد تمیز اور بد خلق ہوتا چلا جائے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے ہر مضمون کو اس کے محل پر رکھا ہے جب **خدا توبہ قبول کرلے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے کہ ایسے شخص کی بیماریاں مٹنی شروع ہو جائیں، اس کی روز مرہ کی کمزوریوں میں کمی آنی شروع ہو جائے۔** تو اس لئے فرما رہا ہے کہ "و یعفوا عن السیّئات" وہ تمہاری بیماریوں اور ان کمزوریوں کو جو گناہ نہیں ہیں مگر گناہ کے لئے بنیادیں بن جاتی ہیں، گناہ ان کمزوریوں سے تقویت پاکر پھر آگے بڑھتے ہیں یا وہ خود عارضی، معمولی کمزوریاں بالآخر عدم توجہ کی وجہ سے گناہ بن جایا کرتی ہیں ان سے عنوان معنوں میں فرمائے گا کہ ان کو مٹا ڈالے گا ان کا کوئی وجود بھی باقی نہیں رہے گا۔

اور "یعلم ما تفعلون" اور یہ فیصلہ خدا کا اس لئے قابل عمل ہے کہ وہ جانتا ہے کہ انسان کیا کر رہا ہے۔ انسان جب عفو کا سلوک کرتا ہے اگر زیادہ ذہین ہوگا تو بہتر عفو کا سلوک ہوگا، بہتر نتیجہ نکلے گا۔ اگر نسبتاً کم عقل ہوگا تو چونکہ جانتا نہیں ہے کہ وہ شخص کیا کرتا ہے، اس کے اندر کا کیا حال ہے اس لئے اس کا عفو نقصان بھی پہنچا سکتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ بالکل فکر نہ کرو، وہ تمہارے اعمال سے واقف ہے اس لئے عفو کا سلوک جب بھی فرمائے گا تمہارے فائدے میں فرمائے گا اور تمہارے اعمال کی بہتری کا موجب بنے گا اور اس کے بعد پھر "یستجیب الذین امنوا و عملوا الصّلحٰت" کا مضمون ہے۔ فرمایا وہ لوگ جو اس مرتبے کو حاصل کرلیں، خدا کا سچا بندہ بنتے ہوئے توبہ کرلیں اور اس توبہ کو اللہ قبول فرمالے اور قبولیت کے بعد ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کا نشان ان میں ظاہر فرمادے، انسان دیکھیں اور پہچانیں کہ یہ شخص روز بروز بہتر ہوتا چلا جا رہا ہے اس میں کسی آسمان سے اترنے والے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے اندر پاک تبدیلیاں کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، سچی توبہ کرتا ہے اس کے ساتھ یہی معاملہ آپ ہمیشہ دیکھتے ہیں کہ اچانک وہ کمزوریوں سے نکل کر ولی اللہ نہیں بن جاتا مگر اس کا قدم ولایت کی طرف اٹھنا شروع ہو جاتا ہے۔ دن بدن اس کی عادتوں کی خرابیاں دور ہونے لگتی ہیں۔ اگر پہلے روزمرہ جھوٹ بولتا تھا تو اب رک رک کے بولے گا۔ شروع میں احتیاطیں کرے گا پھر نکل جائے گا جھوٹ۔ تو توبہ کرے گا، استغفار کرے گا اور یہ توبہ کا عمل جب مقبول ہو جائے گا تو جھوٹ سے بچ جائے گا اور وہ ادنیٰ کمزوریاں جو جھوٹ کی طرف مائل کرتی ہیں ان کے دور ہونے کا عمل شروع ہو جائے گا اور یہ وہ ساری باتیں ہیں جو انسان کو دکھائی دیتی ہیں اگرچہ ان کے پیچھے تقویٰ کسی کو دکھائی نہیں دیتا۔

پس آپ یہ فیصلہ تو نہیں کر سکتے کہ کوئی متقی ہے کیوں کہ ایسا ہی عمل بسا اوقات یا بسا اوقات نہیں تو شاذ کے طور پر بعض منافق بھی کر دکھاتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے کئی لوگ جو احمدی اس نیت سے ہوتے ہیں کہ انہیں اسائلم مل جائے وہ بعض دفعہ ایک ایک سال دو دو سال بڑی محنت کرتے ہیں۔ بے چارے اپنی برائیاں ساری چھوڑتے ہیں، نمازیں شروع کر دیتے ہیں، مسجد میں جاتے ہیں، اپنی جیب سے پیسے بھی نکالتے ہیں چندے کے لئے مگر جہاں ان کا کام بنا وہیں وہ چھٹی کر گئے۔ تو جو جماعتیں ہیں وہ بے چاری تو عمل سے واقف نہیں ہیں نا اس لئے ان کو حق ہی نہیں ہے کہ وہ یہ کہیں کہ ہو سکتا ہے یہ منافق ہو۔ اس لئے جب کوئی کہتے ہیں کہ یہ اس طرح کر رہا ہے اب بتائیں ہمیں کیا پتہ سچ مچ ایسا کر رہا ہے یا اسائلم کی خاطر کر رہا ہے۔ تو میں ان سے کہتا ہوں آپ کا فرض صرف ظاہر پر نظر رکھنا ہے۔ اگر ظاہری طور پر آپ اس کے اندر کوئی خرابی نہیں دیکھتے، اگر ظاہری طور پر آپ یہ دیکھتے ہیں کہ جیسا آپ کے ساتھ ہے ویسا آپ سے دور ہو کر علیحدگی میں بھی رہتا ہے تو پھر آپ کو ہرگز حق نہیں ہے کہ اس کے ایمان پر شک کریں۔ مگر اس کے باوجود ایسا ہوتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ بہت ہی مخلص بنا ہوا آدمی اچانک پھر اپنے پر پرزے نکالتا ہے اور کچھ کا کچھ دکھائی دینے لگتا ہے۔ تو انسان کو واقفیت نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو واقفیت ہے۔ اس لئے تقویٰ کا فیصلہ ہم پھر بھی نہیں کر سکتے۔ اگر کوئی اچھا ہو جائے ہم یہ کہیں گے کہ دیکھنے میں اس کے اندر کوئی برائی نہیں ہے، دیکھنے میں کوئی وجہ نہیں ہے کہ اس کے اقرار پر شک کیا جائے اس لئے ہم اپنا فیصلہ صادر کر دیں گے اس کے حق میں۔ پھر جو کچھ وہ کمائے گا اگر خدا کے علم میں وہ منافق ہے تو اس سے کوئی نیک فیصلہ اس کو حاصل نہیں ہوگا اور ہمیں نقصان کیا ہے۔ چند دن اس نے نیکیاں کرلیں چلو یہی بہت ہے اگر اس حالت میں مر جاتا تو شاید ظاہر کا ہی فائدہ اس کو کچھ پہنچ جاتا مگر اگر وہ پھر گیا ہے تو دوہرا نقصان اٹھا کر پھرا ہے۔ اس لئے اس بارے میں کسی تردد کی ضرورت نہیں۔

لیکن یہ یاد رکھیں کہ اکثر لوگ واقعۃً جب تبدیلیاں ہو رہی ہیں تو اچھے ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اکثر ایسے احمدی جو دوسرے معاشرے سے آئے ہیں انہوں نے مخالفت نہیں کی بلکہ ان کے اندر حیرت انگیز پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں اور ہوتی چلی جاتی ہیں پھر۔ پھر اسائلم منظور ہو یا نہ ہو اس کی بالکل کوئی بھی اہمیت انکے دل میں باقی نہیں رہتی۔ بعض نے تو یہاں تک مجھے کہا کہ اگر یہ شک ہے تو میں واپس جاتا ہوں اور اسائلم کو ٹھوکر مارتا ہوں اور وہاں جاکے آپ کو پتہ لگے گا کہ میں کیسا احمدی ہوں۔ واپس گیا اور انتہائی ثابت قدمی دکھائی۔ سخت تکلیفوں میں مبتلا ہوا۔ اف نہیں کی۔ تو ایسے ایسے بھی صادق لوگ ہیں جو جھوٹ سے نکل کر سچ کی وادی میں داخل ہوتے ہیں اور پھر بڑی مضبوطی سے ان کا قدم ہمیشہ بلندیوں کی طرف جاری رہتا ہے، یہ وہ علامتیں ہیں جو ظاہر ہونی لازما ہیں۔

کثرت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تعلق کی بناء پہ یہ بیان فرمائی۔ آپ نے کہا ہم نے دیکھا ہے مستجاب الدعوات ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ہم سر پھرے تو نہیں جو شک کرنا شروع کریں۔ چنانچہ کپور تھلے کی جماعت کا خاصہ یہ تھا کہ علم کی بناء پر وہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سچے غلام اور صادق وفادار نہیں بنے بلکہ نشان کو دیکھ کر بنے ہیں۔ اور **سچوں کا نشان ایک تو مستجاب الدعوات ہونے کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ دوسرا اس کا اپنا چہرہ، اس کا اپنا قول خدا کی صفات کا جلوہ گر بن جاتا ہے اور وہ سچا دکھائی دینے لگتا ہے، سچا سنائی دینے لگتا ہے۔**

یہ جو دلیل ہے اس دلیل نے صحابہؓ کی زندگی میں ان کی کایا پلٹ دی، انقلاب برپا کر دیا۔ منشی اروڑے خانؓ کے واقعات آپ پڑھیں جو ہزارہا ایسے صحابہ میں سے ایک تھے۔ ان سے جب لوگ پوچھتے تھے کہ بتاؤ کیا دیکھا تو شدت جذبات سے ان کی بعض دفعہ چیخیں نکل جاتی تھیں۔ کیا دیکھا؟ نور دیکھا، صداقت دیکھی، دلیل سے نہیں اس چہرے پر نمایاں تھی۔ وہ ایک سچے کا چہرہ تھا جس پر دل طبعاً عاشق ہوتا تھا، اچھل اچھل کر عاشق ہوتا تھا اور مقبول الدعوات تھا۔ اس کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور اس کی بہت سی مثالیں وہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کیسے ناممکن حالات میں وہ دعا قبول ہوتی اور حیرت انگیز طور پر اپنا جلوہ دکھاتی تھی تو یہ دو علامتیں ہیں جو آپ کی زندگی میں گناہ کے تریاق سے پیدا ہوتی ہیں، گناہ سے نہیں۔

گناہ کے خطرے سے جو تریاق پیدا ہوتا ہے وہ توجہ الی اللہ ہے، وہ استغفار ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اگر اس کی حفاظت کی جائے، اس کو محفوظ طریق پر آگے بڑھایا جائے تو لازماً وہ بندے پیدا کر دیتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ عباد الرحمٰن کہتا ہے یا یہ فرماتا ہے کہ وہ اولیاء اللہ ہو جاتے ہیں۔ "**الآ ان اولیآء اللہ لا خوف علیهم و لاهم یحزنون**" خبردار یہ خدا کے ولی لوگ ہیں ان کو کوئی حزن نہیں "**لا خوف علیهم**" ان کے خلاف کوئی بھی خوف اثر نہیں دکھاتا۔ خوف پیدا ہوتے تم دیکھتے ہو، تم ڈرتے ہوگے خوف سے۔ ان کو تو ایک ذرہ بھر بھی کسی خوف کی پرواہ نہیں رہتی۔

پس آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کس نے خوفوں میں سے گزرتے ہوئے زندگی بسر کی ہے۔ ایک

C.K ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOOD FURNITURE
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)

STAR
☎ 543105
CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER &
RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP. BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

ایک قدم مقام خوف تھا جہاں دشمن جو بے انتہا طاقتور تھا آپ کو ہر قدم مٹا دینے کے منصوبے بناتا تھا- مگر ایسا بے خوف سفر ہے کہ کوڑی کی بھی اس کی پرواہ نہیں کی- جب آپؐ کے چچا ابو طالب نے آپ کو ڈرانا تو نہیں کہنا چاہئے مگر مرعوب کرنے کی کوشش کی- دیکھیں کس بہادری سے، کس یقین کامل کے ساتھ جواب دیا کہ چچا میں آپ کی قدر کرتا ہوں، آپ کا احسان ہے، آپ نے مجھ پر اپنی شفقت کا سایہ رکھا ہے مگر یہ نہ وہم کریں کہ آپ بچا رہے ہیں- ایک کوڑی کا بھی مجھے وہم نہیں کہ آپ مجھے بچانے والے ہیں- میرا بچانے والا میرا خدا ہے اس لئے اپنی پناہیں کھینچ لیں، اپنی چار دیواری سے مجھے باہر نکال دیں، مجھے کوڑی کی بھی اس بات کی پرواہ نہیں ہے- میرا خدا ہے جو مجھے بچاتا رہا ہے اور میرا خدا ہے جو آئندہ بھی مجھے بچائے گا-

تو "لا خوف علیھم" کا تو یہ مطلب ہے ہی نہیں کہ خوف پیدا نہیں ہوتا- "لا خوف علیھم" کا مطلب یہ ہے کثرت سے خوف پیدا ہوتے ہیں لیکن وہ خوف ان کی ذات کو مرعوب نہیں کر سکتے، بالکل بے اثر اور بے معنی اور بے حقیقت دکھائی دیتے ہیں- **پس خوفوں میں سے گزرنا اور ان خوفوں کو تمکنت میں تبدیل کر دینا، امن کی حالت میں بدل دینا یہ انبیاء کی شان ہے جو بعد میں ان سلسلوں میں جاری رہتی ہے پھر اور انہی کا فیض ہے جو خلافت میں یا مجددیت میں یا ولایت میں یا دوسری چیزوں میں آگے پھر آپ کو جاری و ساری دکھائی دیتا ہے**- اور یہ "لا خوف علیھم" کا مضمون انہی کے حق میں پورا ہوتا ہے جو ان صفات سے مزین ہوں جن کا ان آیات میں ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ خدا کے خالص بندے ہو جاتے ہیں، سچی توبہ کرتے ہیں، اس کی طرف جھکتے ہیں، اس کی طرف تمام تر توجہات کے ساتھ مائل ہوتے ہیں- وہ اس سے مانگنا شروع کرتے ہیں اور اس پر بناء کرتے ہیں اور پھر ان کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، ان کو نئے نشان عطا کئے جاتے ہیں- "امنوا و عملوا الصّٰلحٰت" کی شرط ہے- ایمان سچا ہو اور نیک اعمال رونما ہونے لگیں ان سے- کیونکہ خالی توبہ کی کوئی بھی حقیقت نہیں اگر بدیوں کے بدلے نیک اعمال نہ لے لیں-

پس یہ ایک اور مضمون ہے جو اس آیت نے ہمیں سکھا دیا کہ محض استغفار کے اندر ایک منفی پہلو نہیں ہے کہ زہر سے بچو- بچنے کے بعد زندگی میں کچھ مثبت کیفیت پیدا ہونی چاہئیں جو تمہاری زندگی کی صلاحیتوں کو پہلے سے بڑھا دیں اور یہی مضمون ہے جو میں پہلے شروع میں بیان کر چکا ہوں- اس آیت کریمہ میں اسی کی طرف اشارہ ہے- فرمایا "امنوا و عملوا الصّٰلحٰت و یزیدھم من فضلہ"- **قبولیتِ توبہ اور عفو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتا ہے اس کے نتیجے میں صرف دعا کا نشان نہیں ملتا بلکہ ہمیشہ کی ترقیات کا نشان ملتا ہے**- اور دعا کی مقبولیت کا ایک ایسا نشان ملتا ہے کہ جو کچھ مانگا گیا اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے- آپ اپنے تصور کے مطابق جو کچھ مانگ بیٹھتے ہیں وہ مانگ لیں اس سے بہت زیادہ خدا عطا کرتا ہے-

پس "و یزیدھم من فضلہ" میں استجابت کے بعد کا مضمون ہے کہ ان کی دعائیں صرف اس حد تک قبول نہیں ہوتیں کہ جو مانگا وہ مل گیا بلکہ جو نہیں مانگا وہ بھی ملنا شروع ہو جاتا ہے اور بہت بڑھا بڑھا کر اللہ اپنا فضل کیا کرتا ہے- اس کی مثال بارہا میں نے بیان کی ہے لیکن ابھی بھی کروں گا اس لئے کہ اس کا مزہ کبھی ختم نہیں ہوتا- وہ حضرت موسیٰؑ کی دعا ہے جب آپ بے سہارا، بے یار و مددگار مدین کی بستی میں ایک مقام پر بیٹھے ہوئے تھے- دو خواتین آئیں بچیاں، وہ ریوڑ کو پانی پلانے کے لئے لیکن مردوں میں ان کو جگہ نہیں ملتی تھی، انتظار کر رہی تھیں- حضرت موسیٰؑ نے ان کی مدد کی پھر واپس درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور یہ دعا کی "ربِّ انّی لمآ انزلت الیَّ من خیرٍ فقیر" اے میرے رب جو بھی تو اس فقیر کی جھولی میں ڈال دے میں اسی کا محتاج ہوں- اور اس وقت آپؑ کے ذہن میں نبوت کا تصور بھی نہیں تھا- لازماً نہیں تھا کیونکہ جب نبوت ملی تو دل دہل گیا اور منتیں کرنے لگے کہ اے خدا مجھے نہ نبوت بخش- یہ ایک ہی نبی ہے جس نے اس شدت کے ساتھ نبوت کا دفاع کرنے کی کوشش کی ہے- ساری انبیاء کی تاریخ پڑھ لیں آپ کو ایسا نظر نہیں آئے گا کہ اے اللہ مجھے نہ بنا میرے بھائی کو بنا دے- اللہ تعالیٰ نے کہا میں نے تجھے تو بنانا ہی بنانا ہے وہ مجھ سے تو مانگ بیٹھا ہے جس کے بعد مجھے اس مضمون میں سب کچھ تجھے عطا کرنا ہے-

"ربِّ انّی لمآ انزلت الیَّ من خیرٍ فقیر" جب مجھ پر چھوڑ دیا ہے میں کیا دوں تو میں صرف تیری وقتی طور پر بھوک اور سر چھپانے کی جگہ کی ضرورتیں پوری کیوں کروں- شادی بھی ہو گئی لیکن جب مجھ پر چھوڑا ہے کہ میں کیا کیا دوں تو پھر میں تو بہت کچھ دوں گا- اب تیرا سوال ختم اور "یزیدھم من فضلہ" والا مضمون شروع ہو گیا ہے- اب میں بڑھاؤں گا اور ضرور بڑھاؤں گا- پس یہ وہ سفر ہے جو کیسا خوبصورت، کیسا دلکش سفر ہے- ایک ایک لمحہ اللہ کے سہارے چلتا ہے- کوئی گناہ نہیں ہے جس سے انسان کو نجات مل سکے اگر سچا استغفار نہ ہو اور توبہ کی سچی نیت نہ ہو اور جب یہ ہوتا ہے تو پھر اور مزید گناہوں سے بچنے کی توفیق ملتی ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ توبہ کی قبولیت کا اعلان فرماتا ہے کہ اے بندے تیری توبہ قبول ہے-

جب قبول فرما لیتا ہے تو پھر وہ دوسرا حصہ "یعفوا عن السیّئات" شروع ہو جاتا ہے- ساری جھاڑ پونچھ گھر کی شروع ہو جاتی ہے- کمزوریاں یہاں کی، وہاں کی وہ بھی ساری مٹنے لگتی ہیں تو انسان کا دل کلیتہً پاک و صاف ہو کر خدا کی آماجگاہ بننے کی اہلیت حاصل کر لیتا ہے پھر ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ نشانات عطا فرماتا ہے، قرب کے نشانات عطا فرماتا ہے اور وہ نشان دنیا دیکھنے لگتی ہے اور ان کو دکھائی دیتا ہے- پھر خدا کے فضل یہاں ٹھہرتے نہیں بلکہ ان کو وہ ترقیات ملتی ہیں جن کا ان کو گمان بھی نہیں تھا جن کو انہوں نے مانگا ہی نہیں تھا- اور اتنے پیارے سفر میں جو گناہ کے تریاق کا مضمون ہے ہرگز یہ مراد نہیں کہ خدا کو گناہ کا اتنا شوق ہے کہ اگر کوئی گناہ سے پاک ہو جائے تو گناہ کروانے کی خاطر اور پیدا فرمائے- گناہ سے بچتے ہوؤں کو دیکھنے کا شوق ہے- بڑے بڑے خطرناک مقام پر قدم رکھنے والوں کو دیکھنے کا شوق ہے جو نیچے دیکھتے ہیں اور ان کے دل نہیں دہلتے، دہلتے ہیں تو خدا کی پناہ میں آتے ہیں اور اس سے سہارے مانگتے ہوئے اپنی بلندیوں کا سفر ختم نہیں کرتے اور آگے بڑھاتے ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ جس ہاتھ میں ہم نے ہاتھ دے دیا ہے وہ ہمیں چھوڑے گا نہیں-

یہ وہ سفر ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ پھر آپ کو بلانے کے لئے تشریف لائے اور یہ سفر کر کے دکھا دیا- اپنے صحابہ کی کیفیات بدل کے دکھا دیں- ادنیٰ ادنیٰ معمولی معمولی انسانوں پر ہاتھ ڈالا اور انہیں کچھ سے کچھ بنا دیا- منشی اروڑے خانؓ کی بات ہی میں کر رہا تھا- وہ اپنی زندگی کی مثال بتایا کرتے تھے- کہتے تھے میں تو ایک معمولی سادھوبی تھا- نہ کوئی تعلیم، نہ کوئی حیثیت، ایک چپڑاسی کے طور پر میں تحصیل میں ملازم ہوا اور اس زمانے میں تحصیلدار کے طور پر ریٹائر ہوئے ہیں- آدمی سوچ بھی نہیں سکتا ایک ادنیٰ چپڑاسی ترقی کرتے ہوئے اپنے سارے تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے عالم فاضل ساتھیوں کو چھوڑ کر اور ایسا تحصیل دار بن جائے جس کا رعب تمام اس علاقے میں اس طرح ہو جیسا پہلے کبھی کسی کا نہیں ہوا تھا اور یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے کہتے تھے ہوا ہے- اس کا ثبوت کیا تھا- حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے اندر جو توکل پیدا کیا اور جو نیکی اور انصاف پیدا کیا وہ دکھائی دینے لگا تھا- جیسے میں نے بتایا یہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں پھر- اس زمانے کے انگریز افسر بڑے رحب دار بھی ہوا کرتے تھے لیکن ذہین بھی تھے اور صلاحیتوں کو پہچانتے بھی تھے- جس افسر کے ساتھ انہوں نے کام کیا وہ حیران رہ گیا دیکھ کر یہ عام آدمی تو نہیں یہ تو کوئی مختلف چیز ہے- کوئی حرص نہیں ہے، کوئی پرواہ نہیں، سادہ دو کپڑوں میں ملبوس، دو روٹیاں کھاتا اور باقی سب پیسے بچا بچا کے نیکی کے کاموں پہ لگا رہا ہے- تو اس کا یہ اثر تھا کہ وہاں کا جو سب سے بڑا انگریز افسر جس کی کوئی بھی، جو بھی اس وقت حیثیت تھی جس کے اختیار میں تھا، اس کی ان پر نظر پڑی- اس نے دیکھا یہ تو ایک ہیرا ہے اور اس نے پھر ان کو ترقی دینا شروع کی اور پھر پیچھے جا جا کے دیکھا بھی کرتا تھا کہ دیکھیں کیا کر رہا ہے- پس جب تحصیلدار بنا دیا تو بعد میں اس علاقے کے دورے پر ہر جگہ گیا تو لوگوں سے پوچھا یہ کیسا تحصیلدار ہے تمہارا- انہوں نے کہا تحصیلدار کیا ہے یہ تو ہماری ماں ہے، ہمارا باپ ہے، ہمارا سب کچھ ہے- اس جیسا انسان تو ہم نے دیکھا ہی کبھی نہیں- چنانچہ بڑے فخر کے ساتھ اس نے اس بات کا ذکر تحریر میں کیا ہے- اس نے کہا انسانی قدریں یہ ہوں تو ایسی ہوں پھر اور حضرت منشی اروڑے خانؓ جانتے تھے کہ میں کیسے بنا- مجھے تو مسیح موعودؑ کی ایک نظر نے انسان بنا دیا ہے-

تو جب خدا کے پاک بندوں کی نظریں انسان بنایا کرتی ہیں تو اس طرح بناتی ہیں- لمبی محنت اور قربانیوں کے دور سے گزرتے ہو تو پھر با خدا انسان بنا کرتے ہو- آناً فاناً یہ معجزے نہ دیکھو نہ ویسے ہوا کرتے ہیں لیکن آناً فاناً انقلاب کے فیصلے ضرور ہو جاتے ہیں- جب بھی آپ نے فیصلہ کر لیا کہ استغفار کی اس راہ پر قدم رکھنا ہے جو بالآخر "ملقیہ" کے وعدے تک پہنچتی ہے اسی وقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں آپ کا ہاتھ آ جائے گا- آپ کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں آ جائے گا اور یہ سفر انشاء اللہ کامیابی کے ساتھ طے ہو گا-

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن)

(بقیہ: صفحہ ۱)

آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم حفیظ الرحمان انور صاحب نے کی۔ ان آیات قرآنیہ کا ترکی میں ترجمہ محترم ڈاکٹر جلال شمس صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ تاہم اس کے علاوہ فرنچ، عربی اور فارسی زبان میں رواں ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حاضرین کو دعوت دی کہ وہ دین اسلام کے بارہ میں اپنے سوالات پیش کریں۔ چنانچہ حاضرین جنہیں ترتیب کے ساتھ بٹھایا گیا تھا باری باری فرنچ، ترکی اور عربی میں سوالات کرنے لگے۔ جن کا ترجمہ انگریزی زبان میں حضور کے لئے کیا جاتا اور پھر حضور اس کا انگریزی میں جواب عطا فرماتے۔ سوالات کا سلسلہ جاری تھا کہ ایک مہمان نے مائیک پر آکر عرض کیا کہ یہاں انگریزی بولنے والے بھی موجود ہیں اور وہ بھی سوالات پوچھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے انہیں بھی ازراہ شفقت موقعہ عطا فرمایا۔

سب سے پہلے ایک مہمان نے سوال کیا کہ ایک ایسی فیملی جس میں باپ اور بیٹے کے عقائد مختلف ہوں تو کیا بیٹے کو ہر حال میں باپ کی بات ماننا ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ عقیدہ کے بارہ میں ہر روح آزاد ہے۔ اور قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ "لا تزر وازرة وزر اخرى" پھر فرمایا "لا اکراہ فی الدین" اور مزید تعلیم دی کہ "من شاء فلیؤ من و من شاء فلیکفر" قرآن کریم کی اس تعلیم کی روشنی میں ہر شخص کو خدا کا حکم ہی ماننا ہے، نہ کہ باپ کا۔

ایک عرب خاتون نے سوال کیا کہ میری بہن نے ایک عیسائی جرمن سے شادی کی جو مسلمان ہو گیا تھا مگر دو سال بعد وہ دوبارہ عیسائی ہو گیا۔ اس بارہ میں اسلامی تعلیم کیا ہے؟ حضور پر نور نے فرمایا کہ اس وجہ سے شادی تو خود بخود ختم نہ ہوگی۔ تاہم چونکہ اس مرد نے اپنا وعدہ توڑا ہے اس لئے عورت کو بھی اسے چھوڑنے کا اختیار ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی قسم کے مسائل کے باعث مسلمان عورت کو غیر مسلم سے شادی کی اجازت نہیں دی جاتی۔

حضور نے ایک ٹرکش نو احمدی کو اس کی درخواست کے جواب میں نصیحت فرمائی کہ وہ کثرت سے مطالعہ کریں، نماز کا مطلب سیکھیں، جماعت سے تعلق رکھیں، ایم ٹی اے پر آنے والے پروگرام دیکھیں اور Cassets کی صورت میں تیار شدہ پروگرام بھی دیکھیں۔ اس طرح سے اپنے علم کو بڑھا کر چند دنوں میں بفضل تعالیٰ مخلص احمدی بن جائیں گے۔

مجلس عرفان

یہ روح پرور مجلس سوال و جواب ۲۵۔۸ پر ختم ہوئی تو حضور انور کچھ وقت کے لئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر دوبارہ اسی ہال میں رونق افروز ہوئے جہاں اب کرسیاں ہٹا دی گئی تھیں اور سینکڑوں احباب جماعت حضور کی مجلس عرفان سے متمتع ہونے کے لئے جمع ہوئے بیٹھے تھے۔ حضور انور نے ابتداء میں لجنہ اماء اللہ کی طرف سے موصول ہونے والے سوالات کے جوابات عطا فرمائے جو محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب نے پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد احباب کی طرف سے سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ نوجوانوں نے اس دوران بہت اچھے علمی سوالات پوچھے جن کے حضور پر نور نے نہایت گہرائی کے ساتھ تحقیقی جوابات سمجھائے مگر چند احباب کے بعد سوالات کرنے والوں کا سلسلہ ختم ہو گیا تو حضور انور نے حیرانی کے ساتھ ازراہ مزاح فرمایا آج تو جرمنی جماعت نے ریکارڈ توڑ دیا ہے کہ یہ مجلس اپنے وقت سے پہلے ختم ہونے لگی ہے۔ اس کے ساتھ ہی بعض اور احباب نے مائیک پر آکر حضور سے سوالات کرنے کی اجازت چاہی جو حضور نے عطا فرمائی۔ اس طرح یہ سلسلہ دس بجے تک جاری رہا۔

۱۶/ مئی

آج چونکہ جمعۃ المبارک کا روز تھا، ۲ بجکر دس منٹ پر حضور جمعہ کے لئے بیت الرشید کے بڑے ہال میں تشریف لائے۔ یہ ہال احباب جماعت سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ ہال کے باہر صحن میں بھی احباب جماعت نے کپڑے بچھا کر نماز جمعہ کے لئے صفیں بنائی ہوئی تھیں۔ مسجد بیت الرشید کے دونوں ہال عورتوں کیلئے مخصوص تھے اور یہ بھی ناکافی ہو جانے پر بیت الرشید کی پچھلی جانب مستورات کے لئے نماز ادا کرنے کا انتظام کیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ حضور انور کے خطبہ جمعہ کو MTA سے براہ راست نشر کرنے کے لئے مقامی جماعت ہمبرگ نے خصوصی انتظامات کئے تھے اور اس کے لئے جرمن کمپنی Telecom کی وین بیت الرشید میں موجود تھی جو نشریاتی سگنل لندن بھیج رہی تھی جہاں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ حضور کا خطبہ دنیا بھر میں نشر ہوا۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں ابتداء میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے انعامات کا ذکر فرمایا اور اس کی ترقیات پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ساری دنیا کے ساتھ ساتھ جماعت جرمنی بھی بڑی تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور اس کے کام بھی پھیلتے جا رہے ہیں جن کو سنبھالنے کے لئے تقویٰ کی ضرورت ہے۔ حضور نے فوج در فوج احمدی ہونے والے احباب کی تربیت پر زور دیتے ہوئے ان کی مستقل طور پر تربیتی کلاسز لگانے کی ہدایت فرمائی۔ خطبہ کے دوسرے حصہ میں حضور نے اطمینان قلب کا مضمون بیان فرمایا اور نفس مطمئنہ کی شناخت بتلائی اور فرمایا کہ نفس مطمئنہ کی حالت ہمیشہ قائم رہنے والی حالت ہوا کرتی ہے۔ جب انسان کو حاصل ہو جائے تو پھر کبھی اسے چھوڑا نہیں کرتی۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ اور عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

انفرادی ملاقاتیں

۵ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ اپنے دفتر میں تشریف لے آئے اور ۲۰ خاندانوں کو ملاقات کے شرف سے نوازا۔ یہ سلسلہ ساڑھے چھ بجے تک جاری رہا۔ اس دوران بعض جرمن مہمانوں نے بھی خصوصی طور پر امیر صاحب جرمنی کے ہمراہ حضور سے ملاقات کی۔

بوزنین اور البانین کے ساتھ مجلس سوال وجواب

ان ملاقاتوں کے تھوڑی دیر بعد حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بوسنین اور البانین مجلس سوال وجواب میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دینے کے لئے بیت الرشید کے ہال میں تشریف لے آئے۔ اس مجلس کا آغاز ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔

حضور نے اس مجلس کے آغاز میں فرمایا کہ اس وقت یہاں دو زبانیں بولنے والے مہمان موجود ہیں یعنی بوزنین اور البانین۔ اس لئے اس کے لئے باری باری سیشن ہونگے۔ چنانچہ آٹھ بجے تک بوسنین مہمانوں کے سوالات کے جواب حضور ایدہ اللہ نے عطا فرمائے۔ حضور کے ارشادات کا ترجمہ بوسنین خاتون محترمہ ارینا صاحبہ نے کیا۔ اس مجلس میں بوسنین مہمانوں نے حضور سے ہر قسم کے سوالات پوچھے جن کے حضور نے علمی اور تربیتی انداز میں بڑی تفصیل سے جوابات عطا فرمائے۔ آٹھ بجے البانین سیشن کا آغاز ہوا تو حضور انور نے ترجمہ کے لئے محترم ڈاکٹر محمد زکریا خان صاحب کو سٹیج پر بلایا۔ البانین مہمانوں کے نہایت سنجیدہ اور علمی سوالات کا سلسلہ ۹ بجکر سات منٹ تک جاری رہا۔ اس مجلس کے اختتام پر بہت سے مہمانوں نے درخواست کی کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں چنانچہ حضور پرنور نے ان احباب سے دستی بیعت لی جس میں دیگر حاضرین بھی شامل ہو گئے۔ بیعت کے بعد حضور انور نے دس بجے رات نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور پھر اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

۱۷/ مئی --- انفرادی ملاقاتیں

آج کا دن غیر معمولی طور پر حضور نے انتہائی مصروف گزارا۔ حضور کی مصروفیات کا آغاز ٹھیک نو بجے ہوا جب آپ اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں حضور نے احباب جماعت کو ملاقات کا شرف بخشا۔ آج کی ملاقاتیں ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران حضور انور سے ۴۰ خاندانوں نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ الحمد للہ۔

نوجوانوں اور ینگ لجنہ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور مسجد بیت الرشید میں تشریف لے گئے جہاں نوجوانوں اور ینگ لجنہ کی حضور انور کے ساتھ مجالس سوال و جواب کا علیحدہ علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ حضور پہلے نوجوانوں کی کلاس میں رونق افروز ہوئے اور ان کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ پھر مسجد کے عقبی ہال میں تشریف لے گئے جہاں ینگ ممبرات لجنہ جمع تھیں۔

بچوں کی کلاس

ان ہر دو کلاسز سے فارغ ہوتے ہی حضور انور نے بچوں کی MTA کے لئے کلاس میں شرکت فرمائی۔ اس کلاس میں ہمبرگ ریجن کے چھوٹی عمر کے بچوں کو شامل کیا گیا تھا۔ حضور پرنور نے اس کلاس میں بچوں سے تلاوت قرآن، نظم اور تقریریں سنیں۔ حضور نے اس دوران بچوں سے بعض اشعار کا مطلب بھی پوچھا اور بعض مواقع پر حضور نے ذہنی ورزش کے سوالات بھی پوچھے اور ایک گھنٹہ کی اس مجلس کو بیحد دلچسپ بنائے رکھا۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور انور نے بعض جرمن مہمانوں کے ساتھ ملاقات فرمائی اور اس کے بعد بیت الرشید کے بڑے ہال میں رونق افروز ہوئے جہاں جرمن مہمانوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہال پوری طرح سے مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ حضور انور نے یہاں رونق افروز ہونے کے فوراً بعد تقریب کے آغاز کا اعلان فرمایا جو تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جرمن ترجمہ کے لئے محترم ہدایت اللہ صاحب ہیوبش حضور انور کے ہمراہ بیٹھے تھے۔ جرمن مہمانوں نے بڑی تفصیل سے اسلام، اس کی تعلیم اور اس کے عملی نفاذ کے بارہ میں سوالات پوچھے جن کے حضور انور نے سمجھا سمجھا کر جوابات عطا فرمائے۔

اس دوران ایک خاتون نے مائیک پر آکر حضور سے ایک سوال پوچھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عرض کیا کہ میرے والد یہاں میرے ساتھ ہیں اور وہ بیمار ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ اس تقریب کے بعد میرے پاس اپنے والد محترم کو لے آئیں میں تفصیل سے ان کی بیماری کی کیفیت معلوم کر کے ان کے لئے دوا بھی تجویز کر دوں گا۔ چنانچہ حضور نے تقریب کے اختتام پر ان کو سٹیج پر بلایا اور ترجمان کے ذریعہ ان کی بیماری کا حال تفصیل سے سن کر ان کے لئے دوا تجویز فرمائی۔

(رپورٹ: محمد الیاس منیر)

اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری انصار اللہ پر ہے

☆ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات میں اکثر تربیتی پہلوؤں پر بہت زور دیتے ہیں مجلس انصار اللہ کی ذمہ داری ہے کہ حضور انور کے ان پروگراموں کو اپنے گھروں میں جاری کریں۔

☆ ڈش انٹینا خدا نے ایک روحانی مائدہ کے طور پر عطا فرمایا ہے خود بھی اس سے استفادہ کریں اور اپنی اگلی نسل کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔

☆ ماہانہ تربیتی اجلاس ہر مجلس میں ہونا لازمی ہے۔ (قائد تربیت مجلس انصار اللہ بھارت)

۲۰واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت

۱۵۔۱۶۔۱۷ اکتوبر ۹۷

مجلس انصار اللہ بھارت کا ۲۰واں سالانہ اجتماع سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ۱۵۔۱۶۔۱۷ اکتوبر ۹۷ کو مرکز احمدیت قادیان میں منعقد ہوگا۔ مجالس اس اجتماع میں شمولیت کیلئے اور مقابلہ جات میں حصہ لینے کیلئے اپنے اراکین کو ابھی سے تیار کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

قرارداد تعزیت حضرت سیدہ مہر آپا نور اللہ مرقدھا

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ ناظر اعلیٰ قادیان کہ :-

ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۲ر مئی ۱۹۹۷ء کو بعد نماز فجر حضرت سیدہ بشریٰ بیگم عرف مہر آپا صاحبہ نور اللہ مرقدھا حرم سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی اور حضرت عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں اور ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ماموں زاد بہن تھیں۔

حضرت سیدہ مریم بیگم اُم طاہر رضی اللہ عنہ کی وفات کے وقت آپ کے بچے چھوٹے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، ان بچوں کی صحیح نگہداشت کیلئے فکر مند تھے اسی دوران آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک فرشتہ "مہر آپا" کو بلانے کیلئے کہہ رہا تھا۔ اس الٰہی بشارت کے تحت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت اُم طاہر کی بھتیجی یعنی حضرت سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ سے ۲۴ر جولائی ۱۹۴۴ء کو شادی کی جو بعد میں اپنے الہامی نام کے مطابق حضرت ام طاہرؓ کے بچوں کیلئے عملی طور پر مہر آپا ثابت ہوئیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ نور اللہ مرقدھا کو ۲۱ سال تک حضرت مصلح موعودؓ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا اس دوران بھی اور حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد بھی جب تک صحت نے اجازت دی گھریلو ذمہ داریوں کو باحسن طریق نبھانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی بھی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ۱۹۵۵ میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہمراہ یورپ کے سفر پر جانے کی سعادت ملی اور ۱۹۶۵ میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدہ پر فائز ہوئیں۔ مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔

حتیٰ کہ آپ کی وفات کے اگلے روز ۲۳ر مئی ۹۷ء کو جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سیدہ مہر آپا نے اپنی جائیداد کا انتظام اور انصرام کلیۃً حضور کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے حضرت سیدہ مرحومہ کی طرف سے تین لاکھ مارک کا عطیہ جرمنی میں ۲۰۰۰ء تک ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کے منصوبہ میں پیش فرما کر آپ کی مالی قربانیوں کو مسلسل قائم رہنے والا صدقہ جاریہ بنا دیا ہے۔ الحمد للہ۔

رپورٹ ہذا بغرض قرارداد تعزیت پیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان تمام جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نمائندگی میں حضرت سیدہ مہر آپا نور اللہ مرقدھا کی وفات پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔

اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے جملہ افراد خاندان اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتی ہے۔

اس قرارداد تعزیت کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کی معرفت حضرت ام متین صاحبہ مد ظلہا اور حضرت مہر آپا مرحومہ کے برادر محترم سید نعیم احمد شاہ صاحب اور ہمشیرہ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈپٹی شریف احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کو ارسال کی جائیں۔ نیز اخبار بدر اور الفضل انٹرنیشنل اور رسالہ مشکوٰۃ کو بھی بھجوا دی جائیں۔

(قائم مقام ناظر اعلیٰ قادیان)

منجانب تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ دفتر تحریک جدید کہ ربوہ سے یہ افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۲ر مئی ۱۹۹۷ء کو بعد نماز فجر حضرت سیدہ بشریٰ بیگم عرف مہر آپا صاحبہ نور اللہ مرقدھا حرم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت سیدہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی پوتی اور حضرت عزیز اللہ شاہ صاحب کی صاحبزادی تھیں اور ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ماموں زاد بہن تھیں۔

حضرت سیدہ مرحومہ نور اللہ مرقدھا کو ۲۱ سال تک حضرت مصلح موعودؓ کی رفاقت کا شرف حاصل رہا اس دوران بھی اور حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد بھی جب تک صحت نے اجازت دی گھریلو ذمہ داریوں کو باحسن طریق نبھانے کے ساتھ ساتھ جماعت کی بھی خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ ۱۹۵۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے ہمراہ یورپ کے سفر پر جانے کی سعادت ملی اور ۱۹۶۵ء میں نائب صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدہ پر فائز ہوئیں۔ مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔

حتیٰ کہ آپ کی وفات کے اگلے روز ۲۳ر مئی ۱۹۹۷ء کو جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت سیدہ مہر آپا نے اپنی جائیداد کا انتظام اور انصرام کلیۃً حضور کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے حضرت سیدہ مرحومہ کی طرف سے تین لاکھ مارک کا عطیہ جرمنی میں ۲۰۰۰ء تک ۱۰۰ مساجد کی تعمیر کے منصوبہ میں پیش فرما کر آپ کی مالی قربانیوں کو مسلسل قائم رہنے والا صدقہ جاریہ بنا دیا ہے الحمد للہ۔

رپورٹ ہذا بغرض قرارداد تعزیت پیش ہے۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ حضرت سیدہ مہر آپا نور اللہ مرقدھا کی وفات پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے آمین۔

اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ کے جملہ افراد خاندان اور حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحبؓ کے جملہ افراد خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتی ہے۔

اس قرارداد کی نقول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور محترم ناظر صاحب خدمت درویشان کی معرفت حضرت ام متین صاحبہ مد ظلہا اور حضرت مہر آپا مرحومہ کے برادر سید نعیم احمد شاہ صاحب اور ہمشیرہ محترمہ سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈپٹی شریف احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور قادیان میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو ارسال کی جائیں نیز اخبار بدر اور الفضل انٹرنیشنل اور رسالہ مشکوٰۃ کو بھی بھجوا دی جائیں۔

تبلیغ کے "قصور" پر لاہور میں جماعت احمدیہ کے مبلغ کو گرفتار کر لیا گیا

(پریس ڈیسک)۔ لاہور سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق مورخہ ۸ مئی ۱۹۹۷ء کو دس بجے شب مجسٹریٹ لاہور اور ڈی ایس پی پولیس کی قیادت میں ۴۰ کے لگ بھگ پولیس کے سپاہیوں نے مربی ہاؤس مغلپورہ پر چھاپہ مارا اور وہاں مقیم مبلغ سلسلہ مکرم منصور احمد صاحب کو اپنی حراست میں لے لیا۔ انہیں رات قلعہ گوجر سنگھ تھانہ میں رکھا گیا مگر صبح کسی نامعلوم جگہ منتقل کر دیا گیا۔ گرفتاری کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

تفصیلات کے مطابق مورخہ ۵ر مئی ۹۷ء کو مربی ہاؤس میں دو مولوی آئے ان میں سے ایک تو اسی محلہ کا رہنے والا تھا اور دوسرا باہر سے آیا ہوا تھا۔ انہوں نے مربی صاحب سے مختلف سوالات کئے اور جماعت احمدیہ کے بارہ میں معلومات لینی شروع کر دیں اور پوچھنے کے باوجود اپنا تعارف کرانے سے انکار کر دیا۔ مربی صاحب سے گفتگو کے بعد ان میں سے ایک مولوی ساتھ کے جنرل سٹورز پر جا کر مزید معلومات حاصل کرتا رہا۔ ان کے جانے کے بعد جب جنرل سٹورز کے مالک سے رابطہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جو مولوی باہر سے آیا تھا وہ جمیعت علمائے اسلام کا کرتا دھرتا تھا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جب پولیس نے چھاپہ مارا تو محلہ والا مولوی بھی وہاں موجود تھا۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان ایام میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے تمام احمدیوں کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے اور دشمنان دین کو ان کے بد ارادوں میں ناکام کرے۔ آخری اطلاع کے مطابق مکرم منصور احمد صاحب پولیس حراست سے رہا ہو گئے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۲۳ر مئی ۹۷)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

مدرسہ احمدیہ کا تعلیمی سال ۱۶ر اگست ۹۷ء کو شروع ہو رہا ہے۔ خواہشمند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر نظارت تعلیم کو ارسال کریں داخلہ فارم نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

داخلے کی شرائط :

۱۔ درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہشمند ہو۔

۲۔ جسمانی و ذہنی طور پر صحت مند ہو۔

۳۔ کم از کم میٹرک پاس کے برابر تعلیم حاصل کی ہو۔

۴۔ قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔

۵۔ عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو استثنائی صورت میں عمر میں چھوٹ دئے جانے کے بارہ غور ہو سکے گا۔

...... درجۃ الحفظ ......

۶۔ درجۃ الحفظ کلاس کیلئے عمر ۱۰۔ ۱۲ سال سے زائد نہ ہو۔ قرآن کریم ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

۷۔ امیر جماعت / صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ وقف اور داخلے کیلئے موزوں ہے۔

۸۔ درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت یا صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع دو عدد فوٹوگراف پاسپورٹ سائز ۱۰ر جولائی ۹۷ء تک ارسال کریں۔

تحریری ٹیسٹ و انٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل کیا جائے گا۔ انٹرویو کی اطلاع بعد جائزہ دی جائے گی۔ قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ ٹیسٹ و انٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے اخراجات خود کرنے ہوں گے موسم کے لحاظ سے کپڑے وغیرہ لے کر آئیں۔

سلیبس ...... تحریری ٹیسٹ : ...... میٹرک کے معیار کا ہوگا۔ اردو : ...... مضمون اور درخواست

انگریزی : ...... مضمون۔ درخواست۔ ترجمہ اردو سے انگریزی۔ انگریزی سے اردو۔ گرامر۔

انٹرویو : ...... اسلامیات۔ احمدیت۔ جنرل نالج۔ انگلش ریڈنگ۔ اردو ریڈنگ۔ سلاوت قرآن پاک۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

روز بروز بڑھتی ہوئیں یہ قدرتی آفات

اس سال خاص طور پر ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ قدرتی آفات عالمگیر سطح پر بڑی تیزی سے اور جلد جلد نازل ہو رہی ہیں کہیں سیلاب۔ کہیں طوفان۔ کہیں زلزلے اور کہیں اور طرح کی خوفناک مصیبتیں۔ چنانچہ قبل ازیں ہم ایران میں خوفناک زلزلے کی تفصیلی خبر شائع کر چکے ہیں۔ قدرتی آفات سے متعلق یہ خبریں ملاحظہ فرمائیں۔

......زلزلے......

۔ا۔ مدھیہ پردیش کے شہر جبل پور اور اس کے مضافات میں ۲۱ر مئی کی صبح ۴ بجے خوفناک زلزلہ آیا۔ لوگ گھروں میں ابھی سو ہی رہے تھے کہ آن کی آن میں مکانات مکینوں سمیت ملبوں کے ڈھیروں میں تبدیل ہو گئے۔ سینکڑوں لوگ مارے گئے۔ ہزاروں زخمی ہوئے۔ سینکڑوں مکانات تباہ ہو گئے۔ اس زلزلے کے جھٹکے مدھیہ پردیش کے کئی شہروں کے علاوہ لکھنؤ۔ کانپور۔ دہلی۔ بندیل کھنڈ کے کئی شہروں میں محسوس کئے گئے۔ ایسی شدت کا زلزلہ جبل پور میں ۲۷ر مئی ۱۸۴۶ء کو آیا تھا۔ اور پھر ۱۷ر مئی ۱۹۰۳ کو بھی ایسا ہی ایک زلزلہ اس علاقہ میں آیا تھا۔ سائنسدانوں کے مطابق پچھلی دو صدیوں میں نربدا وادی میں ۳۰ زلزلے آئے تھے جبکہ صرف اس صدی کے دوران ۱۵ زلزلے آئے ہیں۔

۲۔ ۲۰ر مئی بروز منگل مشرقی دہلی کے علاقہ میں ایک زلزلہ آیا جو ریکٹر سکیل پر ۳ء۴ شدت کا تھا یہ زلزلہ صبح ساڑھے نو بجے آیا۔

۳۔ ۲۳ر مئی کو بروز جمعہ چین کے شمالی جنوبی علاقہ میں زلزلہ آیا جس سے ابتدائی اطلاعات کے مطابق ۹ افراد مارے گئے اور اڑتیس زخمی ہوئے یہ زلزلہ جو ریکٹر سکیل پر ۶ء۶ شدت کا تھا دن کے ایک بج کر چونتیس منٹ پر آیا۔

۴۔ ۲۷ر مئی بروز منگل جموں کشمیر میں زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے جو ریکٹر سکیل پر ۲ء۴ شدت کے تھے یہ زلزلہ صبح چھ بج کر ستاون منٹ پر آیا۔

اب چلتے چلتے زلزلوں سے ہی متعلق ایک اور خبر سنتے چلئے کہ ملک میں زلزلوں سے ۴۸ گھنٹے قبل متنبہ کرنے والا سسٹم شروع ہو چکا ہے یہ آلہ مہاراشٹر کے مربڑ اور جواہر شہروں میں لگایا گیا ہے انڈین ایکسپریس ۲۸ر مئی میں Prof B.P. Singh Director Indian Institute of Geomagnetism نے بتایا کہ یہ ریڈیو رسیورز جن میں سے ایک کی قیمت ۲ لاکھ روپے ہے جاپانی سائنسدانوں کی تکنیک ہیں جن کا تعلق ٹوکیو یونیورسٹی سے ہے۔ (انڈین ایکسپریس ۲۸۔۵۔۹۷)

......طوفان اور سیلاب......

☆ ۱۹ر مئی کو جنوبی بنگلہ دیش میں تباہ کن سمندری طوفان آیا جو بنگال کی کھاڑی کے ساحلی علاقوں اور بعض جزیروں میں طوفان مچاتا چلا گیا اس میں ایک ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو گئے اور لاکھوں بے گھر ہو گئے ۲۵۰ کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والے طوفان سے پانی کی ۴ میٹر اونچی مدوجزر چل رہی تھی اور راستہ میں سینکڑوں دیہاتوں میں تباہی مچاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس تباہی کی زد میں چٹاگانگ۔ کاکس بازار کی ۳۰۰ کلو میٹر لمبی ساحلی لائن میں آنے والے گاؤں آئے۔

اس تباہی کے نتیجہ میں بجلی۔ پانی ٹیلی فون کا سب نظام ٹھپ ہو کر رہ گیا ۱۹۹۱ میں ایسے ہی سمندری طوفان سے اس علاقہ میں ایک لاکھ انتالیس ہزار افراد ہلاک ہو گئے تھے۔

☆ بنگلہ دیش میں ۶ر جون کو ایک اور طوفان آیا جس نے بوگورا۔ سراج گنج۔ کومیلا برہی اور راج باری اضلاع میں تباہی مچائی جس میں ابتدائی خبر کے مطابق ۵ر افراد ہلاک اور ۱۰۰ زخمی ہو گئے۔

☆ اسی طرح سنٹرل چین کے صوبہ ہونان میں طوفان سے ۳۰ افراد کے موت کی خبر ہے۔

☆ انڈین ایکسپریس میں ۱۶ر مئی کو شائع شدہ ایک خبر کے مطابق افغانستان کے شمالی علاقوں میں سیلاب سے چالیس افراد مارے گئے ہیں جبکہ بیس ہزار متاثر ہوئے ہیں یونائیٹڈ نیشن اور ریڈ کراس کی اطلاع کے مطابق افغانستان کے علاقے جہاں سیلاب آیا ہے ملک کی ۲ فیصدی آبادی مقیم ہے افغانستان جو پہلے ہی خانہ جنگی کی المناک مصیبتوں کا شکار ہے اس پر یہ ایک مصیبت آن پڑی ہے۔

......بیماریاں......

ایڈز سے بھی زیادہ مہلک بیماری

یو این آئی کی خبر کےمطابق ایڈز کو دنیا میں سب سے زیادہ بھیانک مرض سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ایبولا وائرس کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جو فی الحقیقت خاموش قاتل کے طور پر زیادہ مہلک سمجھا جاتا ہے۔ اس وائرس کی کوئی علامتیں نہیں اور نہ ہی کوئی علاج ہے۔ یہ ڈینگو اور ایڈز سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور علامتیں ظاہر کئے بغیر یا علاج کا موقعہ دیئے بغیر آدمی کو مار سکتا ہے۔ اینٹی منشیات مہم سمتی کے ڈاکٹر کے ایل گوئل نے اس بارے میں وارننگ دیتے ہوئے کہا کہ ۱۹۷۶ میں ایبولا وائرس کے وجود کا پہلی بار اس وقت پتہ چلا جب افریقی دیش زائرے (کانگو) میں اس سے کئی لوگ مارے گئے۔ ایبولا چھوت کی بیماری ہے اور اس سے ۷ سے لیکر ۱۶ دن تک انسانی جسم ختم ہو جاتا ہے ایبولا وائرس سے دماغ کی نس پھٹ جاتی ہے اور جسم کے حصے تیزی سے تباہ ہونے لگتے ہیں۔ جو لوگ اس وائرس کا شکار ہو جاتے ہیں انہیں اچانک بخار آ جاتا ہے۔ کمزور ہو جاتے ہیں پٹھوں میں درد ہوتا ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ گلا خراب ہو جاتا ہے اس کے بعد قے آنے لگتی ہے۔ پیچش لگ جاتی ہے۔ گردے اور جگر پر اثر پڑتا ہے اور جسم کے اندر اور باہر خون بہنے لگتا ہے۔ یہ وائرس چھوت پھیلاتا ہے۔ مریضوں کا علاج کرنے والے ڈاکٹر و نرسیں بھی ان میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔

بھارت کی آدھی بالغ آبادی کو ٹی بی کی چھوت

سالانہ ۲۰ لاکھ لوگ اس کی لپیٹ میں آتے اور تقریباً ۵ لاکھ مر جاتے ہیں

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے وارننگ دی ہے کہ بھارت میں ۹۰ کروڑ سے زیادہ کی آبادی میں ہر دوسرے بالغ کو ٹی بی کی چھوت ہے۔ ہر برس ۲۰ لاکھ لوگوں کو ٹی بی ہو جاتی ہے۔ اور ۵ لاکھ تک لوگ اس بیماری سے مر جاتے ہیں۔ یہاں پر بیماری لگنے کا اندیشہ دنیا کے کسی بھی دوسرے ملک جتنا ہے ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے پایا ہے کہ ٹی بی ہو جانے پر پڑوسی ممالک اور ساتھی ڈر کر مریض کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتے۔ جس نوجوان دلہنوں میں ٹی بی کی علامتیں پائی جاتی ہیں انہیں اکثر حالتوں میں واپس مائیکے بھیج دیا جاتا ہے۔ انہیں بچے پیدا کرنے کیلئے موزوں نہیں مانا جاتا اس کا جہیز ضبط کر لیا جاتا ہے بھارت میں ٹی بی پر قابو پانے کا مسئلہ باقی جنوبی ایشیا جیسا نہیں ہے۔ پرائیویٹ ڈاکٹروں اور پبلک سیکٹر کے مفادات میں ٹکراؤ ہے دوائیوں کی کوالٹی اور سپلائی ٹھیک نہیں ہے۔ تشخیص میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس کا انحصار زیادہ تر ایکسرے اور علامتیں ہی ہیں چھوت کے کیس عموماً پکڑے نہیں جاتے۔ جب کہ کچھ دوسروں کو غلط طور پر ٹی بی ہونے کا فتویٰ دے کر غلط علاج کیا جاتا ہے۔

۲۰۲۰ تک دنیا بھر میں ۱۵ ملیئن لوگ کینسر میں مبتلا ہوں گے

ترقی پزیر ملکوں میں تعداد دو گنی ہو جائے گی۔ امیروں کے دل کا مرض بھی عام ہو گا

دنیا بھر میں ۲۰۲۰ تک کم از کم ۱۵ ملین لوگ کینسر کے موذی مرض میں مبتلا ہوں گے جبکہ آئندہ ۲۵ برسوں کے اندر ترقی پذیر ممالک میں نئے کیسوں کی تعداد دگنی ہو جائے گی۔ یہ وارننگ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن (ڈبلیو ایچ او) کی طرف سے دی گئی ہے۔

آرگنائزیشن نے اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ کینسر، دل کا مرض اور دیگر مہلک بیماریوں سے اس وقت دنیا بھر میں ۲۴ ملین لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن بیشتر دیشوں میں آئندہ ۲۵ برسوں کے اندر کینسر کے مریضوں کی تعداد دوگنی ہو جانے کا امکان ہے۔ عالمی ہیلتھ آرگنائزیشن کی ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ہیروشی ناکاجیمہ نے کہا کہ اس بیماری کو روکنے کی اہلیت بڑھانے اور جہاں تک ممکن ہو ان بیماریوں کا علاج کرنے کی ضرورت ہے اور جن کا علاج نہیں ہو سکتا ان کی دیکھ بھال کرنے کی ضرورت ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ تمباکو نوشی سے متعلقہ موتیں جو زیادہ تر پھیپھڑوں کے کینسر سے ہوتی ہیں پہلے ہی سال میں ۳ ملین تک پہنچ گئی ہیں۔ دنیا میں کینسر کے سات میں سے ایک کیس تمباکو نوشی کا ہوتا ہے۔ آرگنائزیشن کے مطابق اگر تمباکو کی کھپت کا رجحان بیشتر دیشوں میں بڑھتا رہا تو یہ بیماری آئندہ دہاکوں میں وبا بن جائے گی۔ تو آئندہ نسلوں کے لئے انسانی تاریخ میں یہ صحت کی سب سے بڑی ٹریجڈی ہو گی۔

دل کی بیماری اور دل کا دورہ پڑنے سے امیر دیشوں میں پہلے ہی سب سے زیادہ اموات ہوتی ہیں اب یہ بیماری غریب دیشوں میں بھی عام ہو جائے گی۔ کیونکہ غریب دیش میں امیروں والے غیر صحت مندانہ لائف سٹائل کو اپنا رہے ہیں کیونکہ ان کا معیار زندگی بلند ہو گیا ہے نتیجہ کے طور پر غریب دیش امیروں کی اس بیماری کو لے لیں گے اور بھاری تعداد میں ہلاک ہوں گے۔

عالمی آرگنائزیشن نے کہا ہے کہ ۱۹۹۵ اور ۲۰۲۵ کے درمیان دنیا بھر میں شوگر کے مرض میں مبتلا مریضوں کی تعداد ۱۳۵ ملین سے بڑھ کر ۳۰۰ ملین ہو جانے کا امکان ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں آبادی میں اضافہ اور غیر صحت مندانہ ماحول و ناقص خوراک وغیرہ بھی اس میں اضافہ کر رہی ہے۔

آج اندازاً ۳۸۰ ملین لوگ جن کی عمر ۶۵ برس ہے یا اس سے زائد ہے لیکن ۲۰۲۰ تک ان کی تعداد بڑھ کر ۶۹۰ ملین ہو جانے کا امکان ہے۔ یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ پرانی بیماریاں ترقی پذیر دیشوں میں بھاری تعداد میں اموات کی ذمہ دار ہوں گی۔ عالمی ہیلتھ آرگنائزیشن نے ۲۰۲۵ تک چند ذہنی بیماریوں میں بھاری اضافہ کی پیشگوئی بھی کی ہے۔

مسجد مرمّت کرنے کے "قصور" میں

ضلع سرگودھا (پاکستان) میں آٹھ احمدی مسلمان گرفتار۔ مسجد سر بمہر

پریس ڈیسک) پاکستان سے آمدہ خبروں کے مطابق جماعت احمدیہ کے افراد پر مظالم کا سلسلہ جاری ہے اور کئی انواع کے جھوٹے مقدمات میں ان کو ملوث کیا جا رہا ہے چنانچہ کچھ عرصہ پہلے چک نمبر ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا میں آٹھ احمدی مسلمانوں کو زیر دفعہ ۵۰۶۔ اور ۲۸۹ تعزیرات پاکستان گرفتار کر لیا گیا ان کا جرم یہ تھا کہ وہ مقامی مسجد احمدیہ کی مرمت کر رہے تھے مخالفین نے پولیس میں درخواست دیتے ہوئے کہا کہ احمدیوں کو اپنی عبادت گاہوں کی شکل مسجد جیسی نہیں بنانی چاہئے اور نہ ہی انہیں محراب بنانے کی اجازت ہے اس لئے جن احمدیوں نے محراب کی شکل دی ہے انہیں فوری طور پر گرفتار کر کے قانونی کاروائی کی جائے۔ چنانچہ آٹھ احمدی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا اور لیاقت علی چٹھہ مجسٹریٹ کے حکم سے احمدیہ مسجد کو سر بمہر کر دیا گیا۔

درخواست دعا

مکرم ابوالبرکات محمد صاحب آف امریکہ ان دنوں زیارت قادیان کیلئے تشریف لائے ہیں ان کی صحت و سلامتی و درازئ عمر نیک خواہشات کی تکمیل کیلئے۔ نیز اہل و عیال کی دینی دنیوی ترقیات کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ چار سو روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ (ادارہ)

بقیہ :- اداریہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج پر اس دور میں آریہ صاحبان میں سے گنگا بشن سامنے آئے اور لکھا کہ

میں قسم کھانے کو تیار ہوں اور اس کیلئے تین شرطیں لگائیں۔

ا۔ اول یہ کہ اگر پیشگوئی پوری نہ ہو تو (نعوذ باللہ من ذالک) حضور علیہ السلام کو پھانسی دی جائے۔

۲۔ دوسری شرط یہ تھی کہ ان کی تسلی کیلئے بینک میں دس ہزار روپے جمع کرایا جائے۔

۳۔ تیسری یہ کہ جب وہ قسم کھانے کیلئے قادیان آئیں تو ان کی حفاظت کا ذمہ لیا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گنگا بشن صاحب کی ان تینوں شرطوں کو منظور فرما لیا اور درج ذیل الفاظ میں قسم کھانے کی دعوت دی۔

"میں فلاں ...... ابن فلاں ...... قوم فلاں ...... ساکن فلاں ...... ضلع فلاں ...... اللہ جل شانہ کی یا پرمیشر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی در حقیقت پنڈت لیکھرام کا قاتل ہے اور میں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں کہ بالضرور لیکھرام غلام احمد کی سازش اور شراکت سے قتل کیا گیا ہے اور ایسا ہی پورے یقین سے جانتا ہوں کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھی بلکہ ایک انسانی منصوبہ تھا جو پیشگوئی کے بہانہ سے عمل میں آیا اگر میرا یہ بیان صحیح نہیں ہے تو اے خدائے قادر مطلق! اس شخص کا سچ ظاہر کرنے کیلئے اپنا نشان دکھلا کہ ایک سال کے اندر مجھے ایسی موت دے کہ جو انسان کے منصوبہ سے نہ ہو اور اگر میں ایک سال کے اندر مر گیا تو تمام دنیا یاد رکھے کہ میرا مرنا اس بات پر گواہی ہوگی کہ داخلی طور پر یہ خدا کا الہام تھا انسانی سازش نہیں تھی اور نیز یہ کہ داخلی طور پر سچا دین صرف اسلام ہے"۔

حضور علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا کہ قسم کسی معتبر اخبار میں چھپوانی ہوگی اور یہی قسم قادیان آکر جلسہ عام میں کھانی ہوگی اور فرمایا کہ ہم آپ کی درخواست کے موافق دس ہزار روپے جمع کرا دیں گے اور اگر نہ جمع کراؤں تو جھوٹا شمار کیا جاؤں۔ (اشتہار ۱۶ / اپریل ۱۸۹۷ء)

اس پر گنگا بشن نے ایک اور شرط بڑھا دی کہ اس کے بچ جانے پر جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو پھانسی کی سزا ہو تو حضور کی لاش اس کے سپرد کی جائے۔ حضور نے فرمایا منظور ہے۔ لیکن پھر یہ شرط ہوگی کہ آپ کی لاش بھی ہمارے سپرد کی جائے۔ اور اس بات کی ضمانت کے طور پر کہ آپ کی لاش ہمیں مل جائے گی آپ بھی دس ہزار روپے جمع کرا دیں۔

اس کے جواب میں گنگا بشن نے لکھا کہ میں دس ہزار روپے جمع نہیں کرا سکتا۔ حضور نے فرمایا کہ جب آپ آریوں کی طرف سے موت قبول کرنے کیلئے تیار ہیں اور وہ آپ کے لئے دس ہزار روپے تک جمع کرانے کیلئے تیار نہیں جبکہ وہ جانتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کے مذہب کی صداقت کھلنے والی ہے تو پھر آپ جیسے شخص سے جس کا ساتھ اس کی قوم دینے کیلئے تیار نہیں مقابلہ کچھ فائدہ مند نہیں معلوم ہوتا۔ چنانچہ حضور نے آریوں کو بھی غیرت دلائی کہ۔

"اے آریہ صاحبان آپ لوگ متوجہ ہو کر سنیں کہ گنگا بشن بہت عزت دینے کے لائق ہے اس نے آپ کے لئے اپنی نوکری کو جس پر تمام ذریعہ معاش کا تھا ہاتھ سے دیا اس نے آپ کے لئے فقر و فاقہ کو منظور کیا۔ اس نے آریہ مت کو عزت دینے کیلئے بالارادہ اپنی جان قربان کرنا پسند کیا اور پھر یہ کہ اپنی لاش کی ذلت کو بھی منظور کیا کیا ابھی آپ لوگوں کا دل اس کیلئے نرم نہیں ہوا"۔

اس کے بعد رام گنگا بشن جی اور آریہ حضرات نے خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس چیلنج پر آج سو سال پورے ہو چکے ہیں اور آج تک کسی نے اس کو قبول کرنے کی جرأت نہیں کی اس کے بعد تو آریوں کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہ جاتا

اس موقع پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ پنڈت لیکھرام ہی صرف ایسے شخص نہیں ہیں جو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے مباہلہ کرنے کے نتیجہ میں آپ کی طرف سے بیان فرمودہ انذاری پیشگوئی کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے بلکہ ایسی کئی اور نظیریں ہیں یہ بات الگ ہے کہ پنڈت لیکھرام کی ہلاکت اپنے اندر ایک عجیب قسم کی ہیبت ناک سزا رکھتی ہے ورنہ حضور علیہ السلام کی انذاری پیشگوئیوں سے کئی زبان دراز شوخیاں کرنے والے اور گستاخ ہلاک ہوئے تھے (اس تعلق میں ہم انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں کسی قدر روشنی ڈالیں گے)

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے اللہ تعالیٰ کے زندہ کرنے اور مارنے کی صفات کے ذکر میں فرمایا کہ وہ ایک ہی ذات ہے جو زندہ کرتی ہیں۔ اس لئے یہ تعارف کرواتے ہوئے اعلان عام کے ذریعہ یہ بتلایا کہ میں اس کی طرف سے آیا ہوں اور مجھ میں وہ صفات ہیں جو زندگی کی صفات ہیں۔ آپ کا زندہ کرنا صفات باری تعالیٰ کا اختیار کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کل عالم کا آپ کی طرف رجوع کرنا اس کے سوا ممکن نہیں کہ محمدؐ رسول اللہ میں وہ صفات ہیں جو کل انسانوں میں کسی قسم کا رنگ و نسل کا فرق نہ کرتی ہوں اور وہ صفات خدا کی صفات ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو کسی امریکن، انگریز، چینی، جاپانی نے عرب کے رسول کے طور پر نہیں پکڑا۔ آپؐ کے وجود میں سوائے اللہ کی نمائندگی کے کوئی وجود دکھائی نہیں دیا۔ یہ چیز رسالت کے ساتھ لازمی ہے۔ صفات میں انہوں نے الوہیت کے رنگ دیکھے تھے۔ اگر افسوس کہ انہیں یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ بعینہ عرب میں سے ایک وجود اٹھے گا جو خدائی صفات کی بنا پر عالمی وجود بن جائے گا۔ کل عالم سے خدا کی ان صفات کی جلوہ گری کے ذریعہ جو عالمی صفات ہیں آنحضرت ﷺ نے قومیتوں کے رنگ مٹا دئے۔

حضور نے فرمایا کہ قوموں کا تفرقہ مٹانا ضروری ہے مگر توحید کے ذریعہ۔ اس کو چھوڑ کر آپ قومی تعصبات کو نہیں مٹا سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ توحید میں بھی ایک تفریق ایسی ہے کہ اگر اس پر ہاتھ ڈالیں تو قومیں رد عمل دکھاتی ہیں مثلاً زبانوں اور رنگوں کا اختلاف ہے۔ یہ خدا کے نشانات میں سے ہے۔ یہ اختلاف توحید کو باطل نہیں کرتا بلکہ یہ پیغام دیتا ہے کہ اے توحید کے علمبردار اور رنگ و نسل اور زبانوں کو مٹانے کی کوشش نہ کرنا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ ان کے الگ الگ ہوتے ہوئے بھی توحید کا ایک گلدستہ بناؤ۔

حضور نے فرمایا کہ جو محمدؐ رسول اللہ کا خلیفہ یا آپؐ کے خلیفہ کا خلیفہ ہو اس کے اندر خدا کی وہ صفات ضرور جلوہ گر ہوتی ہیں جن کے نتیجہ میں وہ رنگ و نسل کو دیکھتا ہے مگر غیر کی نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ اپنا سمجھ کر اپنی نظر سے دیکھتا ہے۔ یہ شخصیت بنانے سے نہیں بنا کرتی۔ یہ اندر سے اٹھتی ہے۔۔ اس کا تعلق اللہ کی ذات سے ہے۔ اگر اللہ کے وفادار بنیں گے تو لازم ہے کہ آپ کے اندر یہ شخصیت پیدا ہو۔ اپنے آپ کو کسی قومی شخصیت کے ساتھ نہ ابھاریں بلکہ توحید کی صفات کے ساتھ ابھاریں۔ دنیا دیکھے کہ آپ رحمان بھی ہیں، رحیم بھی ہیں، کریم بھی ہیں۔ گناہگاروں اور کمزوروں سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ گرد و پیش سب آپ سے فیض اٹھاتے ہیں۔ اس وجود کے ساتھ ابھریں تو ناممکن ہے کہ دنیا کی کوئی قوم بھی آپ کو جھٹلا سکے۔

حضور نے فرمایا کہ کل عالم کو ایک کرنے کے لئے اپنے اپنے ملک میں وحدانیت کے مناظر پیش کریں۔

حضور نے جماعت احمدیہ جرمنی کو اس صدی کے آخر تک سو مساجد کی تعمیر کے منصوبہ کی تکمیل کی طرف بھی بھرپور انداز میں توجہ دلائی اور تفصیل سے رہنمائی فرمائی کہ کس طرح اس منصوبے پر کام کیا جائے۔ اس کے لئے چندوں کی وصولی اور مناسب جگہوں کی خرید اور دیگر مختلف مراحل کو جلد از جلد پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حضور نے کئی ایک ہدایات ارشاد فرمائیں۔

حضور نے خطبہ کے آخر میں حضرت سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے آپ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ کیا اور جماعت کی خاطر آپ کی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے جرمنی کی سو مساجد کی تعمیر کے لئے مرحومہ حضرت سیدہ مہر آپا کی طرف سے تین لاکھ جرمن مارک دینے کا اعلان فرمایا گویا ہر مسجد کے لئے تین ہزار مارک ان کا حصہ ہوگا۔ اسی طرح حضور نے اپنی طرف سے بھی ۵۰ ہزار مارک کا وعدہ پیش فرمایا اور احباب جماعت جرمنی کو تحریک فرمائی کہ وہ باقی چندوں پر کسی قسم کا منفی اثر ڈالے بغیر اپنے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے مساجد کی تعمیر کے فنڈ میں بھی حصہ لیں مگر توفیق سے بڑھ کر وعدے نہ کریں۔ یہ مومن کو زیب نہیں دیتا لیکن اپنی توفیق بڑھنے کی دعا کرتے رہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے اگلی صدی میں اس طرح داخل ہونا ہے کہ ساری دنیا کو عظیم فتوحات دکھائی دے رہی ہوں۔

جلسہ یوم مسیح موعود

مختلف جماعتوں کی طرف سے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود منعقد کرنے کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں تنگیٔ صفحات کے باعث رپورٹیں بھیجنے والی جماعتوں کے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حصہ لینے والے تمام افراد کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔ ☆ جماعت احمدیہ پالاکرتی (آندھرا) ☆ ناصرات الاحمدیہ شموگہ۔ سورت۔ (کرناٹک) ☆ لجنہ اماء اللہ قادیان۔ ظہیر آباد ☆ یادگیر ☆ بنارس ☆ شموگہ (کرناٹک)

بالآخر ہم نہایت دردمندانہ دل سے عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وطن عزیز بھارت عرصہ پچاس سال سے طرح طرح کی اشتعال انگیزیوں اور نفرتوں کے نتیجہ میں فسادات و بربادیوں کی مصیبتوں سے گھرا ہوا ہے۔ خدا کیلئے ان مصیبتوں کو کم کیا جائے ان میں اضافہ کر کے مزید پریشانیوں کے دائرہ کو وسیع نہ کیا جائے۔ اس کیلئے ضرورت ہے کہ ہم بلاوجہ شکوک و شبہات سے بھرپور نفرت کی بدبو نہ پھیلائیں بلکہ برادران وطن کیلئے محبت کی ٹھنڈی اور خوشبودار ہوائیں چلائیں تاکہ ہر سو امن ہی امن ہو اور ہم بھی ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑے ہونے کے قابل بن سکیں۔ (باقی)

منیر احمد خادم

بقیہ :- ہومیوپیتھی

گریفائٹس بذات خود کاربن ہے اس لئے کاربوویج سے بھی اس کی مماثلت ہے۔ ہر کاربن میں تشنج کی علامت پائی جاتی ہے۔ کاربوویج پنڈی کے نہایت تشنج کے لئے بہترین دوا ہے۔ اگر یہ تشنجات بڑھ کر مرگی کے دوروں میں تبدیل ہو جائیں تو گریفائٹس کام کرتی ہے لیکن اس کی دیگر مزاجی علامات کی موجودگی بھی ضروری ہے کیونکہ مرگی میں اصل دوا بھی اس وقت کام کرتی ہے جب مریض کے مزاج کی پہچان ہو جائے گریفائٹس میں یہ خوبی ہے کہ اگر یہ کام کرے تو بہت گہرے نتائج ظاہر کرتی ہے اور ممکن ہے کہ بیماری جڑھ سے اکھڑ جائے یا اتنی معمولی حالت میں باقی رہ جائے کہ شاذ کے طور پر ہی کبھی دورہ پڑے۔ گریفائٹس ذہنی پژمردگی کی بھی ایک اچھی دوا ہے لیکن صرف اسی علامت سے مرض کا پہچان بہت مشکل ہے کیونکہ ذہنی پژمردگی اتنی عام ہے کہ ہر کس و ناکس اس میں مبتلا نظر آتا ہے۔ گریفائٹس کا مریض ہر وقت متفکر نظر آتا ہے۔ مغموم اور مایوس رہتا ہے، ذہن پر غبار سا چھایا رہتا ہے جس کی وجہ سے سوچنے سمجھنے اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ صبح اٹھنے پر چکر آتے ہیں اور ذہن سن محسوس ہوتا ہے۔ روشنی ناقابل برداشت ہوتی ہے، آنکھوں میں جلن، سرخی اور پانی آتا ہے۔ قوت شامہ بہت تیز ہو جاتی ہے، پھولوں کی خوشبو برداشت نہیں کر سکتا۔ ناک میں درد ہوتا ہے، بے حد خشکی ہو جاتی ہے اور مواد نم کر چھلکوں کی صورت میں نکلتا ہے۔ چہرے پر مکڑی کے جالے کا احساس ہوتا ہے۔ دانے نکلتے ہیں جن میں خارش ہوتی ہے۔ مونہہ اور تھوڑی کے گرد تر ایگزیما ہو جاتا ہے۔ مونہہ سے سڑی ہوئی بدبو آتی ہے، زبان پر جلن دار چھالے بن جاتے ہیں۔

گریفائٹس کا مریض گوشت سے نفرت کرتا ہے، میٹھی چیزوں سے متلی ہونے لگتی ہے، ہر کھانے کے بعد متلی اور قے کا رجحان ہوتا ہے، عورتوں کو حیض کے دوران صبح کے وقت متلی ہوتی ہے، معدہ پر دباؤ اور جلن کا احساس ہوتا ہے جس سے بھوک لگتی ہے۔ گریفائٹس میں گردن، کندھوں، کمر اور بازوؤں میں شدید درد ہوتا ہے، کمر میں درد کے ساتھ شدید کمزوری بھی ہوتی ہے۔ بایاں ہاتھ سن ہو جاتا ہے اور بازو بھی متاثر ہوتا ہے۔ انگلیوں کے ناخن موٹے، کالے اور بھدے ہو جاتے ہیں۔ پاؤں کی انگلیوں میں سختی اور جسم کا احساس ہوتا ہے اور ناخن موٹے اور ٹیڑھے ہو جاتے ہیں جن میں سخت درد ہوتا ہے۔

گریفائٹس کی تکلیفیں گرمی میں، رات کے وقت اور حیض کے دوران اور بعد میں بڑھ جاتی ہیں۔ اندھیرے میں اور لپیٹنے سے کمی کا احساس ہوتا ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

☎ 01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 46 THURSDAY, JUN 26th 1997 ISSUE NO 26

ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلّق آسان اور مُفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیو پیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 33)

گریفائٹس

GRAPHITES

(Black Lead)

گریفائٹس کے بارے میں عموماً کتابوں میں لکھا ہوتا ہے کہ بھاری بھرکم اور موٹی عورتوں کی دوا ہے لیکن اس ضمن میں مجھے اس کا کوئی خاص فائدہ نظر نہیں آیا۔ موٹاپے میں اس کی مختلف طاقتیں استعمال کرکے دیکھنی چاہئیں ممکن ہے کہ اس سے فائدہ ہو۔ میں نے کبھی ۳۰ طاقت استعمال نہیں کی ہمیشہ ۲۰۰ طاقت ہی استعمال کی ہے۔ موٹاپے کے لئے بعض اور دواؤں کو بہت مفید پایا ہے ضمناً ان کا ذکر کر دیتا ہوں۔

ایک دوا کا نام فائیٹو لاکا ہے جو گلے کی خرابی اور غدود کی سوزش میں مفید ہے۔ دوسری فائیٹو لاکا بیری ہے۔ ان دونوں میں فرق کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ فائیٹولاکا اور فائیٹولاکا بیری ایک دوسرے سے متضاد دوائیں ہیں۔ فائیٹولاکا غدود کی سوزش وغیرہ کو دور کرکے جسم کو صحت عطا کرتا ہے جس سے قدرے موٹاپا پیدا ہوتا ہے لیکن فائیٹولاکا بیری جسم کو پتلا کرتی ہے۔ اسے میں عموماً چھوٹی طاقت میں استعمال کرتا ہوں لیکن بڑی طاقت میں بھی استعمال کرکے دیکھنی چاہئے۔ فیوکس بھی موٹاپے کو کم کرنے والی دوا ہے اور اس سے زیادہ موٹاپے کو کم کرنے والی زوداثر دوا میرے تجربہ میں نہیں آئی لیکن اس کا بے جا استعمال بہت خطرناک ثابت ہوسکتا ہے اور اس کے بارے میں احتیاط لازم ہے کہ اگر خون میں کولیسٹرول زیادہ ہوں اور دل کے حملہ کا خطرہ ہو۔ موٹاپے کے ساتھ دل کی تکلیف بھی موجود ہو تو ایسے مریضوں کو کبھی فیوکس نہیں دینی چاہئے کیونکہ یہ دل میں کمزوری پیدا کر دیتی ہے۔ جب میں نے ابتداء میں اس کا استعمال شروع کیا تو تقریباً ہر مریض نے یہ شکایت کی کہ دل میں عجیب کمزوری سی محسوس ہوتی ہے پھر میں نے خود استعمال کرکے دیکھی تو پتہ چلا کہ کس قسم کی تکلیف کا احساس ہوتا ہے۔ اگرچہ دل کی دھڑکن بالکل ٹھیک رہتی ہے لیکن ایک گہری کمزوری کا احساس ہوتا ہے۔ اگر مریض منع کرنے کے باوجود زبردستی وزن کم کرنے کے شوق میں فیوکس کھاتے رہیں تو دل کے حملہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے محض وزن کم کرنے کے لئے زندگی کو خطرے میں ڈالنا نہایت غیرمعقول بات ہے۔ میں فیوکس کو بہت احتیاط سے استعمال کرتا ہوں اور مریضوں کو لمبا عرصہ استعمال نہیں کرواتا۔ اگر وہ دل میں کمزوری محسوس کریں تو فوراً انہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اس کا استعمال روک دو۔ فیوکس کا اثر اس کا استعمال چھوڑنے کے بعد بھی کچھ عرصہ جسم پر رہتا ہے کیونکہ یہ براہ راست اس نظام پر اثرانداز ہوتی ہے جو انسانی جسم میں توانائی کے توازن کو برقرار رکھتا ہے اور توانائی خرچ بھی کرتا ہے یعنی میٹابولزم سسٹم۔ اس نظام کے دو حصے ہیں اینا بولزم اور کیٹابولزم۔ اینابولزم وہ نظام ہے جو غذا سے حاصل ہونے والی توانائی کو عضلات، خون اور چربی کی صورت میں محفوظ کرتا ہے اور یہ تعمیری نظام کہلاتا ہے۔ کیٹابولزم وہ نظام ہے جو اس جمع شدہ توانائی کو استعمال کرتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان اگر توازن ہو تو جسم صحتمند رہتا ہے لیکن اگر توانائی کے استعمال کا نظام سست پڑ جائے تو اس صورت میں جسم میں جگہ جگہ چربی کے ذخیرے جمع ہونے لگتے ہیں۔ مختلف قوموں اور خاندانوں میں جسم پر چربی جمع ہونے کے مختلف رجحانات ہیں سائنس دانوں نے تحقیق کی ہے کہ ایشیائی اقوام میں زیادہ تر پیٹ پر چربی چڑھنے کا رجحان ہوتا ہے اور مغربی اقوام میں سارے جسم پر برابر چربی چڑھتی ہے۔ قدرت نے توانائی جمع کرنے کا جو سب سے اچھا طریق بنایا ہے وہ چربی ہے کیونکہ چربی ہر دوسری طاقتور غذا سے دگنی طاقت اپنے اندر رکھتی ہے۔ اگر کاربوہائیڈریٹس، میٹھا اور پروٹین وغیرہ وزن کے لحاظ سے ایک طاقت رکھتے ہیں تو اتنے ہی مالیکیولز میں چربی دگنی طاقت رکھتی ہے۔ اس لئے چربی کو خدا تعالیٰ نے طاقت کے ذخیرے کے طور پر بنایا ہے لیکن اگر یہ ضرورت سے زیادہ غلط جگہ پر اکٹھی ہو جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ کسی کنجوس آدمی نے بلاضرورت دولت اکٹھی کرلی ہے۔ اس کو صحیح معنوں میں استعمال کرنے کے لئے میٹابولزم کا نظام درست ہونا ضروری ہے۔ اگر خرچ زیادہ تیز ہو جائے تو جسم سوکھ جاتا ہے۔ یہ بھی گلینڈز کی خرابی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اگر تھائیرائیڈ گلینڈ ضرورت سے زیادہ کام کرنے لگے تو اس کے نتیجہ میں جسمانی لحاظ سے تو بچے دبلے پتلے ہو جاتے ہیں لیکن کمزور ہونے کے بجائے زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ گرم رہتے ہیں خوب پھرتیلے اور چاق و چوبند رہتے ہیں۔ اگر کسی کو آیوڈین کھلائی جائے تو اس سے بھی یہی علامتیں پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے ایسے بچوں کے تھائیرائیڈ گلینڈز کا نظام درست کرنے کے لئے آیوڈم بہترین دوا ہے جو آیوڈین سے بنائی جاتی ہے۔ ۳۰ کی طاقت میں کچھ عرصہ دی جائے تو اللہ کے فضل سے بہت نمایاں تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہے۔ اگر سب امراض کی نوعیت اور انکے باہم تعلقات کو سمجھ کر مریض کو دیکھیں تو زیادہ لمبی تحقیق کی ضرورت پیش نہیں آتی عموماً دیکھتے ہی مرض کی شناخت ہو جاتی ہے۔

گریفائٹس کی علامات رکھنے والی عورتوں میں حیض کم ہوتا ہے اور صرف دو، تین دن خون جاری رہتا ہے۔ خون کی مقدار بھی کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ایسی خواتین کا جسم فربہی کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ غالباً اسی وجہ سے گریفائٹس کا موٹاپے سے تعلق باندھا جاتا ہے۔ اگر ماہانہ نظام ٹھیک ہو جائے تو زیادہ خون کے اخراج سے توانائی زیادہ خرچ ہوگی اور چربی کی صورت میں جمع نہیں ہوتی۔ گریفائٹس کے اخراجات عموماً چپکنے والے ہوتے ہیں۔ گریفائٹس کا ایگزیما بھی اسی علامت سے پہچانا جاتا ہے۔ عموماً یہ ایگزیما، کانوں کے پیچھے، سر کے بعض حصوں میں، کہنیوں اور ہاتھوں کے جوڑوں پر ظاہر ہوتا ہے اور چپکنے والا مادہ ضرور نکلتا ہے اور پھر سخت سا کھرنڈ بن جاتا ہے۔ میزاریئم کے اخراجات بھی چپکنے والے ہوتے ہیں جو سر کے اوپر ایک خول سا بنا دیتے ہیں۔ بعض چھوٹے بچوں کو بہت شدید قسم کا ایگزیما ہوتا ہے اور خارش کرکے جسم کو لہولہان کر لیتے ہیں اور بہت تکلیف دہ صورتحال ہوتی ہے۔ ان کے ایگزیما کی علامتیں گریفائٹس کے علاوہ سرائینم سے بھی ملتی ہیں اور زیادہ گہری بیماری اندر موجود ہوتی ہے۔ میں نے جب ایسے بچوں کو سلیشیا بھی دینی شروع کی تو بلا استثناء اندر سے پھوٹ کر مواد نکلتا ہے اور سلیشیا کا یہ اثر بہت پختہ ہے۔ اس کے بعد باقی رہ جانے والی علامات کو دور کرنے کے لئے سرائینم کام آتی ہے یا پھر گریفائٹس۔ سرائینم ایگزیما کو قدرے خشک کر دیتی ہے لیکن مرض کا صفایا نہیں ہوتا اور خارش ہونے لگتی ہے لیکن اتنی تسکین ضرور مل جاتی ہے اور بچہ رات کو سکون سے سونے لگتا ہے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد ایگزیما کے اخراجات دوبارہ بہنے لگتے ہیں چونکہ سلیشیا کو بار بار دہرایا نہیں جاسکتا اس لئے ایسی صورت میں گریفائٹس کو بھی ایک مددگار دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور پھر یہ کچھ نہ کچھ اثر دکھاتی ہے۔ اگر دوا اونچی طاقت میں بار بار دینی پڑے تو بہتر یہی ہے کہ بعض ملتی جلتی دواؤں کو ایک دوسرے کے مددگار کے طور پر استعمال کیا جائے، درمیان کے وقفوں میں دوسری دوا بھی دی جاسکتی ہے۔ ایسے بچوں میں جب بے چینی بہت بڑھ جائے تو آرسنک ۱۰۰۰ بھی بہت مفید ہے اور خشک ایگزیما کے لئے بھی بہت مؤثر ہے۔ آرسنک میں بے چینی کا عنصر اتنا نمایاں ہے کہ گرمی کے احساس کے باوجود کام کرتی ہے مگر یہ عارضی استعمال کی دوا ہے۔ آرسنک کا صحیح استعمال وہیں ہوگا جب مریض کی سب علامات کی تصویر اس کے بنیادی نقوش کے ساتھ ظاہر ہو۔ پھر اصل دوا آرسنک ہوگی اور دوسری دواؤں کا بہت معمولی سہارا لینا پڑے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ ایگزیما میں اصل دوا سلیشیا ہے۔ اگرچہ ایگزیما کی دوا کے طور پر کوئی نمایاں دوا مذکور نہیں ہے لیکن فساد خون کے لحاظ سے بہترین دوا ہے۔ خون میں موجود گہرے فاسد مادوں کو نکالے بغیر ایگزیما ٹھیک نہیں ہوسکتا اور عام روزمرہ کی ایگزیما کی دوائیں کام نہیں کرتیں اس لئے سلیشیا دینی ضروری ہے تا فاسد مادوں کو جسم سے باہر نکال سکے اور جہاں زخموں کے ابھار اور پانی کے اخراج میں رسٹاکس بہت نمایاں دوا ہے لیکن ایگزیما کے ایسے مریض بچوں کو رسٹاکس سے فائدہ نہیں ہوتا تکلیف لمبی چلتی ہے اور بیماری خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے جب تک رسٹاکس کا واضح کیس نہ ہو محض پانی کے معمولی اخراج کی علامت کو مدنظر رکھ کر رسٹاکس نہیں دینی چاہئے لیکن اگر بڑے بڑے چھالے ہوں اور ان سے بہت زیادہ پانی بہتا ہو تو یہ رسٹاکس کی صحیح تصویر ہے۔ ایک دفعہ ایک غریب عورت ہاتھوں پر شدید ایگزیما کی وجہ سے گھر کے کام کاج اور روٹی پکانے سے بھی معذور ہوگئی تھی اس کو میں نے رسٹاکس ایک ہزار طاقت میں دی۔ پہلے دو تین دن تو تکلیف میں اضافہ ہوا لیکن پھر ایک ہفتہ کے بعد نمایاں فرق ظاہر ہونے لگا۔ ایک ہزار طاقت میں دوبارہ ایک خوراک دی جس سے بیماری قدرے بڑھی لیکن پھر کم ہونے لگی اور دو تین ہفتہ میں اللہ کے فضل سے سب تکلیف دور ہوگئی۔ یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ دواؤں کے مزاج کو پہچان کر جو دوا دی جائے وہی اصل علاج ہے لیکن یہ خیال کر لینا کہ ہر مرض کا لازماً ایک ہی علاج موجود ہے محض خوش فہمی ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اگر ایک ہی علاج ہے تو وہ ہمارے علم میں بھی ضرور ہو اس لئے اپنی لاعلمی کے نتیجہ میں مریض کو تکلیف نہیں دینی چاہئے اور یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہوسکتا ہے ایک ہی علاج ہو لیکن ہمارے علم میں نہیں ہے اس لئے اگر ملتی جلتی چند دواؤں کے استعمال سے مرض ٹھیک ہوتا ہو تو ان سے علاج کرنا مناسب ہے لیکن اسے "چھٹا مارنا" نہیں کہتے کیونکہ ایک علامت دوسری شکل اختیار کر لیتی ہے اس کے علاج سے پہلی علامت واپس لوٹ آتی ہے۔ پھر وہ تیسری علامت میں بدل جاتی ہے اس لئے ہومیو پیتھک معالج علامت کے ساتھ ساتھ سفر کرتا ہے لیکن "چھٹا مارنے" میں اکٹھی چار یا پانچ دوائیں بغیر علم کے ملا دی جاتی ہیں۔

گریفائٹس ایگزیما میں بہت مفید ہے۔ اگر مریض میں اس کی دیگر مزاجی علامتیں بھی پائی جائیں تو یہ اکیلی ہی کافی ہے ورنہ ملے جلے ایگزیموں میں جہاں انفکشن وغیرہ بھی ہو وہاں گریفائٹس مددگار دوا کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔ جلد میں کچاپن اور سرخی آ جائے جیسے سرائیسز کی ابتدائی علامتوں میں ہوتا ہے تو گریفائٹس دینی چاہئے۔ جلد کی یہ علامت سلیشیا میں بھی ظاہر ہوتی ہے مگر گریفائٹس کی پہچان یہ ہے کہ جلد سے گیلی سی رطوبت بہنے لگتی ہے۔ سلیشیا ایک دم زخم کو ابھار کر اس رطوبت کو نکال دیتی ہے اگر کسی اور دوا سے جسم کے کچے پن کو آرام نہ آئے اور جگہ جگہ پھوڑے بننے لگیں تو ایسے مریض کو سلیشیا دینا ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر مرض کی پہچان نہیں ہوتی۔ یہ جسم کے فاسد مادوں کو باہر نکال دیتی ہے۔ سلیشیا کے ساتھ سرائینم دینے سے بہت فرق پڑتا ہے کیونکہ دونوں اپنے سرد مزاج کی وجہ سے ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔ سورائینم بھی سلیشیا کی طرح کے زخموں کو ٹھیک کرکے کافی حد تک سکون دیتی ہے۔ اگر بالکل افاقہ نہ ہو تو پھر سلیشیا دینی پڑے گی۔

گریفائٹس کینسر کی بیماریاں دور کرنے میں بھی مفید دوا ہے۔ یہ رجحان ہر کاربن میں موجود ہے۔ بعض زخم مندمل ہونے کے بعد دوبارہ تازہ ہو جاتے ہیں اور کینسر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ اگر ان کا اپریشن کیا جائے تو بظاہر زخم بھرنے کے باوجود اندر سے دوبارہ کینسر پھوٹتا ہے۔ ایسی صورت میں گریفائٹس چوٹی کی دوا ہے اسے سب سے پہلے ضرور استعمال کرنا چاہئے ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ کی طاقت میں دیں اور جب تک اثر ظاہر نہ ہو اس عمل کو دہراتے رہنا چاہئے۔

گریفائٹس عضلاتی نظام پر بھی اثر انداز ہوتی ہے ٹانگوں کے پچھلے حصے خصوصاً رانوں پر اس کا اثر نمایاں ہوتا ہے مریض کھڑے ہونے یا بیٹھنے سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ یہ دو قسم کے مریض ہیں ایک وہ جن کو کمر کی تکلیف کی وجہ سے حرکت دشوار ہو جاتی ہے اور فالجی علامتیں ان کی حرکات میں مانع ہونے لگتی ہیں گریفائٹس کا ایسے مریضوں سے تعلق نہیں ہے۔ دوسرے وہ مریض جن کے عضلات میں کھنچاؤ اور تناؤ پیدا ہو جیسے وہ چھوٹے ہوگئے ہیں اور انہیں پوری طرح کھولنے اور دوبارہ سکیڑنے میں دقت محسوس ہو اور ران کے پیچھے بھی تناؤ ہو وہاں گریفائٹس کا دائرہ کار ہے اور ایسے مریضوں میں خواہ دیگر علامات گریفائٹس کی نہ بھی ہوں گریفائٹس استعمال کرنی چاہئے۔ اگر مزاج مل جائے تو بہت اچھی بات ہے لیکن بعض اوقات جزوی علاج کی ضرورت بھی پیش آتی ہے۔

گریفائٹس میں سخت قبض ہوتی ہے اور فضلہ انتڑیوں کے نچلے حصہ میں سخت ٹکڑوں کی شکل میں تہہ بہ تہہ جمع ہوتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ ایسے مریض کو برائیونیا دینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے اگر انتڑیوں میں عمومی سوزش بھی ہو لیکن فرق یہ ہے کہ برائیونیا میں عموماً فضلہ سخت ہوتا ہے لیکن پھر کچھ نرم اجابت بھی ہوتی ہے۔ گریفائٹس میں فضلہ سخت اور بہت خشک ہوتا ہے کئی کئی دن سخت قبض رہتی ہے۔ اگر اسہال شروع ہو جائیں تو بہت پتلے اور سیاہ رنگ کے ہوتے ہیں اور غیر منہضم غذا نکلتی ہے۔

ہرپیز یعنی وہ بیماری جس میں اعصاب کے رستوں پر چھالے سے بن جاتے ہیں جلد کچی کچی ہو جاتی ہے اور شدید جلن، بے چینی اور درد ہوتا ہے۔ ہرپیز کی دو قسمیں ہیں ایک Herpes Zoster یعنی شنگل۔ جو عموماً وائرس کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ دوسری Genital Herps یعنی جنسی بے راہ روی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی ہے۔ بار بار ہونے والی ہرپیز کا Gentals سے تعلق ہوتا ہے اور یہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے اور بعض دفعہ جسم کے نچلے حصہ کے اعضاء پر گہرا اثر کرتی ہے گریفائٹس کو ایسی ہرپیز کے علاج میں اچھا مقام دیا جاتا ہے۔ لیکن صرف گریفائٹس ہی کافی نہیں ہوتی بلکہ اور دوائیں بھی دینی پڑتی ہیں۔ میں نے جو ٹکسالی کا نسخہ بنایا ہوا ہے وہ ہر قسم کی ہرپیز میں مفید ہوتا ہے اس میں آرنیکا، لیڈم اور آرسنک شامل ہیں۔ یہ نسخہ سانپ کے کاٹنے کا بھی علاج ہے۔ جب سانپ کاٹنے کے بعد زخم میں درد شروع ہو جائے اور گرمی اور جلن کے احساس کے ساتھ اعصاب پر اثر ہونے لگے تو یہ دوائیں بہت مفید ہوتی ہیں۔ ہرپیز میں بھی یہی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور ان دواؤں سے حیرت انگیز طور پر بہت جلد شفا ہوتی ہے ٹھیک ہونے کے بعد بھی دوا کا استعمال بند نہیں کرنا چاہئے بلکہ وقفہ لمبا کرکے دوا دیتے رہنا چاہئے کیونکہ یہ بیماری فوراً پیچھا نہیں چھوڑتی اور اعصاب میں کمزوری کا اثر باقی رہتا ہے۔ اس لئے اس وقت تک وقفہ وقفہ سے دوا کا استعمال جاری رکھنا چاہئے یہاں تک کہ پورا اطمینان ہو جائے کہ مریض کلیتۃً شفایاب ہوگیا ہے۔

گریفائٹس کا مریض سورائینم اور سلیشیا کے مریض کی طرح سرد مزاج ہوتا ہے۔ اگر ہم مزاج دوائیں جو ایک دوسرے سے مطابقت رکھتی ہوں باری باری استعمال کروائی جائیں تو ایک دوسرے کے اثر کو کم نہیں کرتیں بلکہ ایک دوسرے کی مددگار بن جاتی ہیں۔

گریفائٹس کا مریض کھلی ہوا کو پسند نہیں کرتا اور کھڑکیاں کھلی رکھنا چاہتا ہے۔ جسم گرم ہونے کے باوجود چہرے پر ٹھنڈی ہوا کے جھونکے برے محسوس نہیں ہوتے جبکہ ایسی دوائیوں میں مونہہ پر ہوا کا جھونکا ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ گریفائٹس میں مریض بیرونی فضاء کی ٹھنڈک کو پسند نہیں کرتا، گرمی فائدہ پہنچاتی ہے لیکن جسم کی اندرونی گرمی جو ورزش کرنے، دوڑنے اور چلنے کے نتیجہ میں نکلتی ہے تکلیف کو بڑھا دیتی ہے۔ ایسی گرمی اعضاء کے سن ہونے کے احساس کو ختم کر دیتی ہے۔

گریفائٹس میں فالج کی علامتیں بھی پائی جاتی ہیں۔ کاسٹیکم کی طرح اس کا فالج بعض اعضاء کو متاثر کرتا ہے خصوصاً نچلے دھڑ پر فالج کا حملہ ہوتا ہے۔ ٹانگوں کے فالج میں گریفائٹس بعض اور دواؤں کی طرح بہت مؤثر ہے۔ گریفائٹس مرگی کے مرض میں بھی بہت مفید دوا ہے۔ عموماً مرگی کی گہری اندرونی بیماری کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج بھی مزاج سے ہم آہنگ کسی گہری دوا سے کرنا ضروری ہے۔ گریفائٹس بھی ان دواؤں میں شامل ہے۔ (باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

ڈیزائننگ وکمپوزنگ: کرشن احمد قادیان۔ مصباح الدین قادیان